RNI NO:JK68053/97 | REGD. NO:JK439/22-24

Epaper:- web.sightandsoundlyweekly.com

ہفت روزہ
سائٹ اینڈ ساؤنڈ

جلد نمبر:14 شمارہ نمبر 38 10 اکتوبر تا 16 اکتوبر 2024 قیمت 5 روپے صفحات 16

جموں کشمیر اسمبلی انتخابات 2024 کے نتائج کا اعلان، کہیں جشن تو کہیں غم رہا

نیشنل کانفرنس نے 42، بی جے پی نے 29 اور کانگریس نے 6 سیٹوں پر جیت درج کر لی

جموں کشمیر میں این سی کانگریس اتحاد کی سرکار طے، وزیراعلیٰ کون ہوگا فیصلہ آنا ابھی باقی

التجا مفتی، محمد الطاف بخاری، عمران انصاری، رویندر رینا کو شکست کا سامنا

جموں// سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کی 90 نشستوں کیلئے ووٹوں کی گنتی ہوئی جس دوران نیشنل کانفرنس نے 42 سیٹوں پر درج کر کے بھاری برتری حاصل کر لی۔ ان کے بعد بی جے پی نے 29 اور کانگریس نے 6 سیٹوں پر بھاری اکثریت سے جیت درج کر لی ہے۔ ادھر جیت درج کرنے کے ساتھ ہی نیشنل کانفرنس کے کارکنوں اور ورکران نے جشن منایا۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر کی 90 اسمبلی سیٹوں کے نتائج منظر عام پر آئیں۔ جس دوران نیشنل کانفرنس سب سے بڑی پارٹی کے بطور ابھر کر سامنے آئیں ہے۔ سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ منگل کی صبح 8 بجے سے ہی گنتی مراکز پر ووٹ شماری کا عمل شروع ہوا اور دن بھر یہ عمل جاری ہے۔ صبح سے ہی نیشنل کانفرنس کے امیدواروں نے بھاری اکثریت سے جیت درج کر لی ہے۔ جونہی انتخابات کیلئے ووٹ شماری کا عمل شروع ہوا تو ضلع سرینگر میں نیشنل کانفرنس کے امید واروں نے برتری حاصل کرنے شروع کر دی اور نتائج کے اعلان کے آخر پر سرینگر میں نیشنل کانفرنس کے امیدواروں نے تمام سیٹوں پر جیت درج کر لی۔ اسی طرح سے نیشنل کانفرنس نے بارہمولہ ضلع میں بھی کلین سویپ کیا جبکہ اننت ناگ میں نیشنل کانفرنس اتحاد کے تمام امیدواروں نے جیت درج کر لی۔ اسمبلی انتخابات میں نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبد اللہ نے گاندربل اور بڈگام، میر سیف اللہ نے ترہگام، قیصر جمشید لون نے لولاب، وحید الرحمان پرہ نے پلوامہ، شوکت حسین گنائی نے زینہ پورہ، ڈاکٹر بشیر ویری نے سریگفورہ بجبہاڑہ سے جیت درج کر لی انہوں نے محبوبہ مفتی کی صاحبزادی التجا مفتی کو شکست دی۔ اسی طرح سے کانگریس کے غلام احمد میر نے ڈورہ، طارق حمید قرہ نے سینٹرل شالہ ٹینگ، سجاد غنی لون نے ہندوارہ، انجینئر رشید کے بھائی خورشید احمد شیخ نے لنگیٹ، کنگن سے میاں الطاف کے فرزند میاں مہر علی، سرینگر کے خانیار سے علی محمد ساگر، ان کے صاحبزاہ سلمان علی ساگر نے حضرت بل، تنویر صادق نے زیڈی بل، احسان پردسی نے لالچوک اور مشتاق احمد گورو نے چھانہ پورہ حلقہ سے اپنی پارٹی کے الطاف بخاری کو شکست دیکر جیت درج کر لی ہے۔ اسی طرح سے گلمرگ سے نیشنل کانفرنس کے فاروق احمد شاہ، پٹن سے ریاض احمد بیدار اور خانصاب بڈگام سے سیف اللہ بٹ، چاڈورہ سے عبد الرحیم راتھر، بیورہ سے بھی نیشنل کانفرنس کے امیدوار نے جیت درج کر لی ہے۔ ادھر نیشنل کانفرنس کی جیت کے ساتھ ہی پارٹی خیمے میں خوشی دیکھنے کو ملی اور نیشنل کانفرنس کے کارکنان و ورکران نے وادی کشمیر کے مختلف مقامات پر جشن منایا اور خوشی کا اظہار کیا ہے۔ خیال رہے کہ سخت ترین سیکورٹی حصار میں جموں کشمیر کے 20 مراکز پر ووٹ شماری ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ گنتی مراکز کے ارد گرد سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے تھے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی غیر مجاز شخص احاطے میں داخل نہ ہو۔ متعلقہ حلقوں میں پولنگ کے اختتام کے بعد سے ان سٹرانگ رومز کے ارد گرد سخت نگرانی رکھی گئی تھی جہاں الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں رکھی گئی تھی۔

سی پی آئی (ایم) لیڈر یوسف تاریگامی کی کولگام سیٹ پر لگاتار پانچویں جیت درج

سری نگر، 8 اکتوبر (یو این آئی) سی پی آئی (ایم) کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر محمد یوسف تاریگامی نے کولگام اسمبلی نشست پر مسلسل پانچویں جیت درج کی۔ انہوں نے جماعت اسلامی حمایت یافتہ آزاد امید وار سیار احمد ریشی کو ہرا دیا۔ قبل ازیں تاریگامی نے اس نشست پر سال 1996، سال 2002، سال 2008 اور سال 20014 میں جیت حاصل کی ہے۔ سال 2024 کے انتخابات میں جیت درج کر کے انہوں نے اس نشست پر لگاتار پانچویں جیت درج کی۔ تاریگامی نے 33 ہزار 6 سو 34 ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کے مقابل امیدوار سیار احمد ریشی نے 25 ہزار 7 سو 96 ووٹ حاصل کئے۔ اس نشست کے لئے کل دس امیدوار قسمت آزمائی کر رہے تھے۔

اپنی پارٹی جموں و کشمیر میں کوئی سیٹ نہ جیت سکی، پارٹی صدر بھی ہار گئے

سری نگر// جموں و کشمیر اپنی پارٹی کو اسمبلی انتخابات میں سبھی سیٹوں پر ہار کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ پارٹی سربراہ الطاف بخاری کو نیشنل کانفرنس کے امیدوار نے ہرا دیا۔ اطلاعات کے مطابق جموں و کشمیر اپنی پارٹی کے سربراہ الطاف بخاری بھی اپنی سیت نہ بچا سکے اور این سی امیدوار مشتاق گورو نے 13 ہزار 717 ووٹ حاصل کر کے اس نشست پر جیت حاصل کی۔ نامہ نگار نے بتایا کہ اپنی پارٹی کے سربراہ الطاف بخاری چھانہ پورہ نشست پر ایک مضبوط امیدوار کے طور پر دیکھے جا رہے تھے لیکن اس بار کے الیکشن میں انہیں ہار کا منہ دیکھنا پڑا۔ نیشنل کانفرنس کے مشتاق احمد گورو نے 13 ہزار 717 ووٹ حاصل کر کے اس نشست پر جیت حاصل کی جبکہ دوسرے نمبر پر الطاف بخاری نے 8 ہزار 29 ووٹ حاصل کئے۔ اپنی پارٹی کے نائب صدر غلام حسن میر کو بھی ٹنگمرگ نشست پر ہار کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہاں پر نیشنل کانفرنس کے امیدوار فاروق احمد شاہ کو 26 ہزار 984 ووٹ ملے جبکہ غلام حسن میر کو 22 ہزار 793 ووٹ ملے اور اس طرح سے غلام حسن میر چار ہزار 191 ووٹوں سے ہار گئے۔ نامہ نگار کے مطابق اننت ناگ سے اپنی پارٹی کے امیدوار ہلال احمد شاہ بھی ہار گئے اور انہیں چار ہزار 245 ووٹ ملے۔ اس نشست پر کانگریس کے پیرزادہ سعید نے 6 ہزار 679 ووٹ حاصل کر کے جیت حاصل کی جبکہ محبوبہ بیگ دوسرے نمبر پر آئے۔ لال چوک نشست پر اپنی پارٹی کے امیدوار محمد اشرف میر بھی اپنے مدمقابل نیشنل کانفرنس کے امیدوار شیخ احسن احمد سے ہار گئے۔ شیخ احسن احمد کو 16 ہزار 731 ووٹ ملے جبکہ اشرف میر کو 5 ہزار 388 اور اس طرح سے اپنی پارٹی امیدوار 11 ہزار 343 ووٹوں سے ہار گئے۔ یو این آئی۔

EDITOR IN CHIEF: G.M.SHAN
E-MAIL:BADALGMSHAN@GMAIL.COM

اداریہ

آف دی ریکارڈ بائیڈن نے نیتن یاہو کو ڈرٹی مین کہا

دی وار کے نام سے اپنی نئی کتاب میں افسانوی صحافی باب ووڈورڈ نے امریکی صدر جو بائیڈن کے بے تکلفانہ اور کھلے انداز اور بینجمن نیتن یاہو سے لے کر ولادیمیر پوتن تک کے عالمی رہنماں سے ان کی بات چیت سے تشکیل پانے والی ان کی صدارت کے حوالے سے ایک دلچسپ نکتہ نظر پیش کیا ہے۔ کتاب کے مطابق بائیڈن نے نیتن یاہو کے بارے میں کہا کہ یہ ڈرٹی مین ہے، بی بی نیتن یاہو بہت برا آدمی ہے "! ووڈورڈ نے لکھا کہ 2024 کے موسم بہار میں غزہ میں اسرائیل کی جنگ میں شدت آنے کے بعد بائیڈن نے اپنے ایک معاون کے ساتھ ایک نجی ملاقات میں یہ بات کہی تھی۔ روس کے یوکرین پر حملہ کرنے کے فورا بعد بائیڈن نے اوول آفس میں اپنے مشیروں کو بتایا کہ یہ لعنتی پوتین، شریر پوتین ہے۔ ہم برائی کے مظہر سے نمٹ رہے ہیں۔ کتاب، "دی وار "سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پوتین کے ساتھ نجی گفتگو اور کووِڈ ٹیسٹنگ آلات کی ایک خفیہ کھیپ کے بارے میں بھی نئی تفصیلات سامنے لا رہی ہے۔ یہ آلات ٹرمپ نے وبائی امراض کے عروج کے دوران روسی صدر کو ذاتی استعمال کے لیے بھیجے تھے۔ 15 اکتوبر کی ریلیز سے قبل سی این این کے ذریعہ حاصل کی گئی ووڈورڈ کی نئی کتاب بائیڈن اور ان کی قومی سلامتی کی ٹیم کے افغانستان سے تباہ کن انخلا سے لے کر یوکرین پر حملہ سے قبل پیوٹن کے نیتن یاھو کے ساتھ نجی لڑائیوں کو پیش کرتی ہے۔ براہ راست شرکا کے ساتھ سیکڑوں گھنٹے کے انٹرویوز کی بنیاد پر دی وار اعلی سطح کے تصادم کے بارے میں نئی تفصیلات سے بھری ہوئی ہے۔ اس کتاب میں بائیڈن کی صدارت کے دوران ہونے والی سیاسی اور ذاتی جنگوں کی کھوج کی گئی ہے۔ اس میں 2024 کی مہم سے دستبردار ہونے کے ان کے فیصلے کے بارے میں تفصیلات اور ان کے بیٹے ہنٹر بائیڈن کی قانونی مشکلات کے بارے میں گفتگو بھی شامل ہے۔ کتاب "دی وار "میں نئی تفصیلات ووڈورڈ نے لکھا کہ بائیڈن کی قومی سلامتی کی ٹیم کو ایک موقع پر یقین تھا کہ ایک حقیقی 50 فیصد خطرہ ہے کہ پوتین یوکرین میں جوہری ہتھیار استعمال کریں گے۔ بائیڈن نے کہا کہ انہیں اپنے بیٹے کی قانونی پریشانیوں کے بارے میں گفتگو کے دوران اٹارنی جنرل میرک گارلینڈ کو کبھی منتخب نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بائیڈن نے سابق صدر اوباما کی طرف سے 2014 میں کریمیا پر پوتین کے حملے سے نمٹنے پر تنقید کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اوباما نے کبھی بھی پوتین کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ ٹرمپ کے ایک معاون کا حوالہ دیتے ہوئے ووڈورڈ نے اپنی کتاب میں رپورٹ کیا ہے کہ ٹرمپ اور پوتین کے درمیان 2021 میں وائٹ ہاس چھوڑنے کے بعد سے ممکنہ طور پر سات کالز کی گئی ہیں۔ پاگل پن ووڈورڈ نے نوٹ کیا ہے کہ روس کے حملے کے بعد امریکہ نے انٹیلی جنس کا ایک ذخیرہ حاصل کیا جس نے اکتوبر 2021 میں اختیاری طور پر ظاہر کیا کہ پوٹن کا پونے دو لاکھ فوجیوں کے ساتھ یوکرین پر حملہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ ووڈورڈ کا کہنا ہے کہ یہ امریکی انٹیلی جنس کا ایک شاندار انٹیلیجنس اقدام تھا جس میں کریملن کے اندر ایک انسانی ذریعہ سے کام لیا گیا۔ انسانی ذرائع ذہانت کی دنیا کے حساس ترین ذرائع میں سے ہیں۔ ووڈورڈ لکھتا ہے کہ ایسا لگتا تھا جیسے وہ خفیہ طور پر دشمن کے کمانڈر کے خیمے میں داخل ہوگئے ہوں اور نقشے پر نظر ڈال رہے ہوں۔ بریگیڈوں کی تعداد اور نقل وحرکت کا جائزہ لے رہے ہوں اور کثیر محاذی حملے کی پوری منصوبہ بندی کر رہے ہوں۔ بائیڈن اور ان کے مشیروں نے اتفاق کیا کہ یہ منصوبہ "بہت سنجیدہ" تھا۔ ان کے لیے اور ان کے اتحادیوں کے لیے اس پر یقین کرنا مشکل تھا۔ ووڈورڈ کے مطابق سی آئی اے کے ڈائریکٹر بل برنز نے بائیڈن کو بتایا کہ یہ وہی ہے جو پوتین کرنے کا ارادہ رکھتا ہے پائیڈن نے جواب دیا یہ پاگل پن ہوگا۔

امید کی سرنگ جو جنگ کے دوران تقریبا چار لاکھ لوگوں کی بقا کا واحد ذریعہ تھی

پی ایس آئی

ہتھیار، خوراک، ادویات، تیل کی پائپ لائن، بجلی کی تاریں، ٹیلی فون کیبل اور لوگ۔ 49 سالہ ایدیس کولار کی فہرست صرف یہیں ختم نہیں ہوتی اور وہ اس میں اضافہ کرتے ہیں۔ فوجی، عام شہری، زخمی اور یہاں تک کہ مرنے والوں کی لاشیں بھی۔۔۔ اس کے ذریعے تقریبا ہر وہ چیز گزری جو سرنگ سے گزر سکتی تھی۔ یہ محصور سرائیوو کا واحد دروازہ تھا۔ وہ سرائیوو سرنگ کے بارے میں بات کر رہے ہیں، جسے عام طور پر امید کی سرنگ کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ 1993 میں ان کے دادا، دادی کے گھر کے نیچے تعمیر کی گئی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب بوسنیا کی جنگ زوروں پر تھی۔ 1990 کی دہائی میں بلقان میں ہونے والی اس لڑائی میں ایک لاکھ سے زیادہ جانیں گئیں اور 22 لاکھ لوگ بے گھر ہوئے۔ 1990 کی دہائی کے اوائل میں یوگوسلاویہ کے سقوط کے دوران، بوسنیا اور ہرزیگووینا کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا کیونکہ یہ نسلی اعتبار سے ملک کا سب سے متنوع حصہ تھا۔ بوسنیا اور ہرزیگوینا میں بسنے والے مسلمانوں، سرب اور کروٹس کے مابین برسوں کی تلخ لڑائی کے بعد 1995 میں مغربی ممالک کی مداخلت کے بعد جنگ بندی ہوئی اور یوگوسلاویہ کا وجود 1999 میں ختم ہو گیا تھا۔ بوسنیا کی جنگ کے دوران چار سال تک بوسنیا اور ہرزیگوینا کا دارالحکومت سرائیوو محاصرے میں رہا۔ یہ 20ویں صدی میں جدید یورپی تاریخ کا سب سے طویل محاصرہ تھا جس کے بعد نازیوں کی جانب سے دوسری عالمی جنگ کے دوران لینن گراڈ کا 872 دن کا محاصرہ آتا ہے۔ ایک میٹر چوڑی، 1.7 میٹر اونچی اور تقریبا 800 میٹر لمبی امید کی سرنگ اس وقت سرائیوو کے تقریبا چار لاکھ لوگوں کی بقا کا واحد ذریعہ تھی اور اس کے ذریعے ہتھیاروں، رسد اور شہریوں کی نقل وحرکت ممکن تھی۔ مارچ اور جون 1993 کے درمیان تعمیر کی گئی اس سرنگ کا مقصد اس شہر کو جوڑنا تھا جسے سربیائی افواج نے سرائیوو کے ہوائی اڈے کے دوسری طرف کے اس علاقے سے مکمل طور پر منقطع کر دیا تھا جو اس وقت اقوام متحدہ کے زیر اثر تھا۔ اس کی تعمیر سے پہلے، شہر کے اندر اور باہر جانے کا واحد راستہ سرائیوو کے ہوائی اڈے کے رن وے سے گزرتا تھا، جو انتہائی خطرناک تھا کیونکہ یہ اکثر دور مار بندوقوں سے مسلح نشانے بازوں کی فائرنگ کی زد میں آتا تھا۔ آج یہ سرنگ ایک عجائب گھر ہے جس میں اصل سرنگ کا صرف 20 میٹر کا حصہ موجود ہے اور سیاح صرف سرنگ کی نقل سے گزر سکتے ہیں۔ پھر بھی، یہ بوسنیا اور ہرزیگوینا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے عجائب گھروں میں سے ایک ہے۔

موزوں ترین مقام

ایدیس کولار کی عمر اس وقت 18 سال تھی جب ان کے گھر کے نیچے سرنگ بنائی گئی۔ وہ بتاتے ہیں جنگ کے آغاز میں اس علاقے میں ہمارا گھر سب سے پہلے نشانہ بنا کیونکہ یہ رہائشی علاقے کے بالکل آخر میں تھا۔ یہ ہوائی اڈے کا قریب ترین مکان بھی تھا اور اس طرح سرنگ کی تعمیر کے لیے سب سے موزوں مقام تھا جو شہر کو (بوسنیائی مسلمانوں کے زیر کنٹرول) نام نہاد آزاد علاقے سے جوڑتا۔ جب ان کا گھر سرب فوج کی گولہ باری کی زد میں آیا، تو انھوں نے اپنے والد کے ساتھ بوسنیا کی فوج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ ان کی غیر موجودگی میں گھر کے نیچے سرنگ کی تعمیر شروع ہوگئی تھی۔ سرنگ کی کھدائی کا کام چار ماہ سے تھوڑا سا زیادہ عرصہ جاری رہا اور تقریبا 300 لوگوں نے دن رات کام کیا تاکہ اس کی تعمیر جلد مکمل ہو سکے۔ ایدیس بتاتے ہیں کہ ان کے دادا دادی نے ساری جنگ اس گھر میں سرنگ کے قریب گزاری۔ وہ ایک کمرے میں رہتے تھے جو اب عجائب گھر کا حصہ ہے اور اسے دادی سیڈا کا کمرہ کہا جاتا ہے۔ اسے یہ نام ایدیس کی دادی کے نام پر دیا گیا۔ آج بھی ایدیس کا خاندان اسی علاقے میں ایک مکان میں رہتا ہے اور خود ایدیس عجائب گھر میں اعزازی کیوریٹر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں اب مکان کو اس گھر کے طور پر نہیں دیکھتا جس میں، میں پیدا ہوا تھا۔ آج یہ وہ جگہ ہے جہاں میں کام پر جاتا ہوں۔

وہ سرنگ جس کا وجود نہیں

سیاحوں کو عجائب گھر کی سیر کروانے والے گائیڈ مدحت کریک کا کہنا ہے کہ امید کی سرنگ کا تعارف اکثر وہ سرنگ جو موجود نہیں کہہ کر کروایا جاتا ہے۔ سرنگ سے گزرتے ہوئے مدحت جنگ کے دوران اپنی ذاتی آزمائش کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کا گھر نام نہاد آزاد علاقے میں تھا اور ان کی کینسر کی مریضہ والدہ کو محاصرے کے دوران سرائیوو کے ہسپتال منتقل کرنا پڑا تھا۔ شہر سے باہر ہمارے پاس صرف بیرونی مریضوں کے لیے ہسپتال تھے جہاں صرف زخمیوں کی دیکھ بھال ممکن تھی لیکن اگر معاملہ زیادہ سنگین یا بڑا ہو تو علاج شہر میں ہی ممکن تھا۔ لہذا، میں اپنی ماں کو سرنگ کے ذریعے سرائیوو لے گیا۔ چند ماہ بعد اس کی موت ہوگئی اور ہم اسی سرنگ سے ان کی لاش گھر واپس لائے تاکہ تدفین ہو سکے۔ جنگ کے خاتمے سے صرف دو ماہ قبل خود مدحت کو بھی ایک زخمی کے طور پر سرنگ کے ذریعے لے جایا گیا تھا۔ میرے بازو اور ٹانگ پر زخم آئے تھے۔ وہ مجھے ایک ریڑھی پر ڈال کر سرائیوو کے ہسپتال لے گئے۔

یہ 2 غذائی اجزاء موٹاپے سے نجات دلائیں

پی ایس آئی

جسمانی وزن میں کمی لانا کوئی آسان کام نہیں، مگر بیشتر افراد اس بات سے واقف نہیں چند غذائیں اس مقصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔

اور یہ سب چیزیں آپ کے کچن میں موجود ہوتی ہیں بس انہیں استعمال کرنے کا طریقہ اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان چیزوں کو رات کو سونے سے پہلے کھانا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جس کا طریقہ استعمال درج ذیل ہے۔

اجزاء دو کھانے کے چمچ

دار چینی ایک چائے کا دار چینی

ڈھائی سو ملی لیٹر پانی

طریقہ کار

پانی کو ابالیں اور اس میں دار چینی کا اضافہ کر دیں، اس کے بعد پانی کو مزید دو سے تین منٹ تک ابالیں۔

اس کے بعد چولہا بند کر دیں یا برتن کو ہٹا کر ٹھنڈا ہونے دیں۔

جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں شہد شامل کر دیں اور سونے سے قبل آدھا گلاس یہ مشروب روزانہ پینا عادت بنا لیں۔

اس کے جادوئی اثر سے حیران رہ جائیں کیونکہ بہت جلد توند اور اضافی جسمانی وزن میں کمی آنا شروع ہو جائے گی۔

یہ مشروب پتے کے انفیکشن، کولیسٹرول لیول، امراض قلب، جوڑوں کے امراض، نزلہ زکام، معدے کے درد، فلو، کیل مہاسے اور بالوں کے گرنے جیسی شکایات کے خلاف بھی فائدہ مند ہے۔

نوٹ: یہ مضمون عام معلومات کے لیے ہے۔ قارئین اس حوالے سے اپنے معالج سے بھی ضرور مشورہ لیں۔

غزل

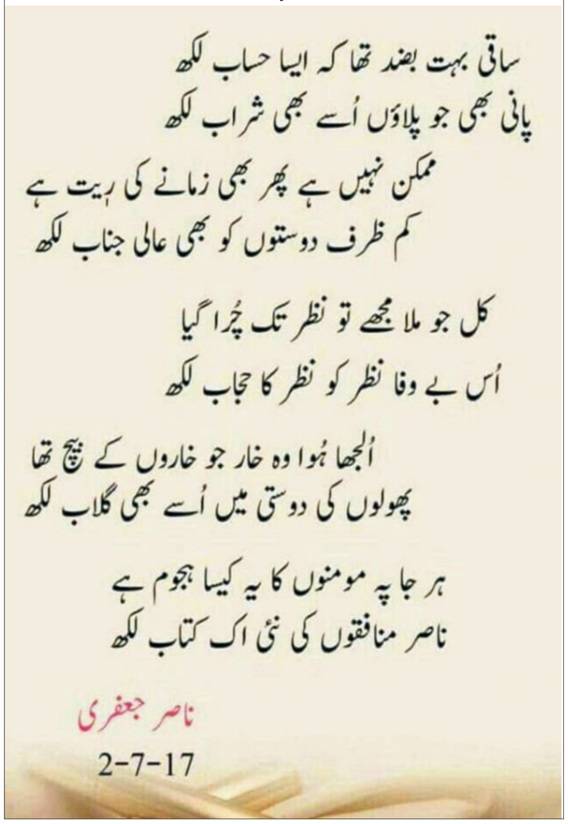

گاؤں کو غذائی قلت سے پاک بنانے کی ضرورت ہے

ممتا کماری
گیا، بہار

نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (این ایف ایچ ایس) کے چھٹے دور کے لیے سروے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ یہ صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت ہر تین سال کے وقفے سے کراتی ہے۔اس کے ذریعے ملک کی آبادی، خاندانی منصوبہ بندی، بچے اور ماں کی صحت، غذائیت، بالغ صحت اور گھریلو تشدد وغیرہ سے متعلق اہم اشاریوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔مرکزی حکومت کی طرف سے کرایا گیا یہ سروے ملک میں صحت اور غذائیت کی صورتحال کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت آج بھی ہمارے ملک میں غذائی قلت کی صورتحال تشویشناک ہے۔ یہ اعداد وشمار خاص طور پر دیہی علاقوں میں نظر آتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ کمزور معاشی صورتحال کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں میں رہنے والی خواتین کو غذائیت سے بھرپور خوراک میسر نہیں ہے۔اس کا اثر بچوں کی صحت پر بھی نظر آتا ہے۔

بہار کے دیہی علاقوں میں بھی غذائی قلت کا مسئلہ پوری طرح سے ختم نہیں ہوا ہے۔ تاہم مرکزی اور ریاستی حکومتیں اس سمت میں بہت سنجیدہ کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن اب بھی بہت سے دیہی علاقے ہیں جہاں خواتین اور بچوں میں غذائی قلت کا مسئلہ ہے۔ ایسا ہی ایک گاؤں گیا کا کیشاپی پرانی ڈیہ ہے۔ ضلع ہیڈکوارٹر سے 32 کلومیٹر اور ڈوبھی بلاک سے تقریباً 5 کلومیٹر دور اس گاؤں کی بہت سی خواتین، نوعمر لڑکیاں اور بچے غذائی قلت کے مسئلے سے نبرد آزما نظر آئیں گے۔ اس حوالے سے 28 سالہ مالتی پاسوان بتاتی ہیں کہ ان کے چار بچے ہیں۔ شوہر بس کنڈکٹر کا کام کرتے ہیں۔ آمدنی اتنی نہیں ہے کہ گھر کے ہر فرد کو غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کر سکے۔ اس لیے وہ اور بچے اکثر کئی طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ہمارے پاس زمین کا بہت چھوٹا ٹکڑا ہے۔ جس پر وہ موسمی سبزیاں اگاتی ہے اور کسی نہ کسی طرح گھر میں کھانے کا بندوبست کرتی ہے۔

ایک اور خاتون 32 سالہ ویملا کا کہنا ہے کہ حاملہ خواتین کو آنگن واڑی سے غذائیت سے بھرپور کھانا ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس دوران ان کی صحت اچھی رہتی ہے۔ لیکن دوسرے دنوں میں گھر میں اناج کا بندوبست کرنا ایک مشکل کام ہے۔ پنچایت میں درج اعداد وشمار کے مطابق، درج فہرست ذات کی اکثریت والے کیشاپی پرانی ڈیہ گاؤں میں 633 خاندان رہتے ہیں۔ جن کی کل آبادی 3900 کے لگ بھگ ہے۔ ان میں تقریباً 1600 درج فہرست ذات اور دیگر پسماندہ طبقے کے خاندان رہتے ہیں۔ گاؤں میں پاسوان اور مہتو برادری بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ خاندان کے زیادہ تر مرد شہروں اور صنعتی علاقوں جیسے نوئیڈا، سورت، کولکتہ اور امرتسر میں یومیہ اجرت پر کام کرنے جاتے ہیں۔ کچھ گھر اونچی ذات کے لوگوں کے ہیں۔ معاشی طور پر خوشحال ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ تر زرعی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں۔

48 سالہ پورن مہتو کہتے ہیں کہ کیشاپی اولڈ ڈیہ کے لوگ معاشی طور پر بہت کمزور ہیں۔ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ ایسے میں خاندان کے لیے بچوں، خواتین اور نوعمر بچیوں کے لیے غذائیت سے بھرپور خوراک کا بندوبست کرنا ممکن نہیں ہے۔ آمدنی صرف اتنی ہے کہ کسی نہ کسی طرح خاندان کا گزارہ ہو سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ آنگن واڑی اور اسکولوں میں حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی دوپہر کے کھانے کی سہولت کی وجہ سے بہت سے خاندانوں کے بچے اچھا کھانا حاصل کر پاتے ہیں۔ ساتویں جماعت میں پڑھنے والی 12 سالہ لڑکی پوجا کا کہنا ہے کہ وہ ہر روز اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اسکول جاتی ہے کیونکہ وہاں دوپہر کے کھانے کے لیے اچھا کھانا دستیاب ہوتا ہے۔

گاؤں میں چلائے جانے والے آنگن واڑی سنٹر کی کارکن آشا دیوی کا کہنا ہے کہ کیشاپی پرانی ڈیہ گاؤں کے تقریباً تمام خاندانوں کی خواتین، بچے اور نوعمر لڑکیاں غذائی قلت کا شکار نظر آئیں گی۔ اس کی بڑی وجہ ان کی مالی کمزوری ہے۔ زیادہ تر خاندانوں کی آمدنی اتنی ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنا گزارہ چلا سکے۔ غذائیت کی کمی کی وجہ سے خواتین میں خون کی کمی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور وہ کئی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مناسب متوازن خوراک کی کمی کی وجہ سے نوعمر لڑکیوں میں خون کی کمی بھی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ آشا دیوی کا کہنا ہے کہ اب پہلے کے مقابلے گاؤں میں کم عمری میں لڑکیوں کی شادی تقریباً ختم ہو چکی ہے لیکن دو بچوں میں فرق کا مسئلہ گہرا ہے۔ غذائیت سے بھرپور خوراک کی کمی اور قبل از وقت حمل کی وجہ سے خواتین کی صحت سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔

کئی بار ڈلیوری کے دوران خون کی کمی کے باعث عورت کی موت ہو جاتی ہے۔ غذائی قلت کی وجوہات کے بارے میں بات کرتے ہوئے آشا دیوی کا کہنا ہے کہ جس شخص کے جسم میں پروٹین، کیلشیم، آئرن اور وٹامنز کی کمی ہو اسے غذائی قلت کے زمرے میں رکھا جاتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ گاؤں میں غربت اور روزگار کی کمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مردوں کو گھر کا اچھا کھانا پہلے دینے کا سماجی اور روایتی رواج بھی خواتین کو کم سے کم غذائیت سے بھرپور کھانا فراہم کرتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حاملہ خواتین میں غذائیت کی کمی کے باعث ماں اور بچے دونوں کی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے جبکہ بچوں میں غذائیت کی کمی ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ آشا دیوی کے مطابق کیشاپی پرانی ڈیہہ میں صحت کے شعبے کو بہتر بنانے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر غذائی قلت کے خلاف بہت کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے یہاں کی خواتین، نوعمر لڑکیوں اور بچوں کی نشوونما متاثر ہو رہی ہے۔

نیشنل فیملی ہیلتھ سروے کے پانچویں دور کے دوسرے مرحلے کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق پہلے مرحلے کے مقابلے غذائیت کی کمی کے معاملے میں معمولی بہتری آئی ہے تاہم اس موضوع پر ابھی سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارت میں اب بھی ہر سال لاکھوں بچے غذائی قلت کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ سروے کے مطابق 32 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کی وجہ سے کم وزن ہیں۔ جبکہ 35.5 فیصد بچے غذائی قلت کی وجہ سے اپنی عمر سے کم دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً تین فیصد بچے انتہائی کم وزن کا شکار ہیں۔ درحقیقت بچوں میں غذائی قلت کی یہ کیفیت ماں کے پیٹ سے ہی شروع ہوتی ہے۔ دیہی علاقوں میں زیادہ تر خواتین خون کی کمی کا شکار پائی جاتی ہیں۔ جس کا اثر ان کے پیدا ہونے والے بچے کی صحت پر نظر آتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 15 سے 49 سال کی عمر کی خواتین میں غذائی قلت کی سطح 18.7 فیصد بتائی گئی ہے۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ ملک کو غذائی قلت سے پاک بنانے کے لیے حکومت کا اقدام اچھا ہے لیکن ابھی بھی اسکیموں پر تیزی سے عمل آوری کی ضرورت ہے تاکہ ’ہر عمر کے لوگوں میں صحت، تحفظ اور صحت مند زندگی کے فروغ‘ کی پائیدار ترقی کے ہدف 3 کو یقینی بنا کر اسے وقت پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (چرخہ فیچرس)

روس کے وزیر خارجہ سرگئی لیوروف کا انٹرویو:

'حالات جیسے دکھائے جا رہے ہیں ویسے نہیں ہیں'

ماسکو / / چار ماہ قبل روسی افواج کے یوکرین پر حملے کے بعد سے ہزاروں شہری ہلاک اور شہر کے شہر تباہ ہو چکے ہیں جب کہ لاکھوں یوکرینی شہری بے گھر ہیں۔ لیکن جمعرات کو روس کے وزیر خارجہ سرگئی لیوروف نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ حالات جیسے دکھائے جا رہے ہیں ویسے نہیں۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'روس نے یوکرین پر حملہ نہیں کیا۔' 'ہم نے ایک خصوصی فوجی آپریشن کا اعلان کیا کیوں کہ ہمارے پاس مغرب کو یہ بات سمجھانے کا کوئی اور طریقہ نہیں تھا کہ یوکرین کو نیٹو میں گھسیٹنا ایک مجرمانہ فعل تھا۔' 24 فروری کو یوکرین پر روس کے حملے کے بعد سے اب تک روسی وزیر خارجہ نے مغربی میڈیا کو بہت کم انٹرویو دیے ہیں۔ انھوں نے روس کے سرکاری بیانیے کو دہرایا کہ 'یوکرین میں نازی موجود ہیں۔' روسی حکام نے متعدد بار یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوج یوکرین سے نازیوں کا خاتمہ کر رہی ہے۔ وزیر خارجہ سرگئی لیوروف کے ایک حالیہ بیان پر کافی ردعمل سامنے آیا تھا جب انھوں نے یوکرین کے صدر، جو یہودی مذہب کے پیروکار ہیں، ان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'ایڈولف ہٹلر میں بھی یہودی خون تھا۔' میں نے سرگئی لیوروف کو اقوام متحدہ کے ایک اہلکار کی رپورٹ کا حوالہ دیا جس کے مطابق روسی فوجیوں نے یوکرین کے یاہڈنی گاؤں کے 360 باشندوں، جن میں 74 بچے اور پانچ معزور افراد شامل تھے، کو 28 دن تک ایک سکول کے تہہ خانے میں رہنے پر مجبور کیا جہاں پانی اور بیت الخلا کی سہولیات نہیں تھیں۔۔۔ یہاں 10 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

میں نے سوال کیا کہ 'کیا یہ نازیوں کے خلاف لڑائی تھی؟'

سرگئی لیوروف نے جواب دیا کہ 'یہ بہت افسوس ناک بات ہے لیکن بین الاقوامی سفارت کار بشمول اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق، سیکریٹری جنرل اور دیگر اقوام متحدہ کے نمائندے، مغرب کے دباو میں ہیں۔ اور اکثر وہ مغرب کی جانب سے پھیلائی جانے والی جھوٹی خبروں کو پھیلانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔' 'روس بلکل صاف نہیں ہے۔ روس وہی ہے جو نظر آتا ہے۔ اور ہمیں اپنا آپ دکھانے میں کوئی شرمندگی نہیں۔' 72 سالہ سرگئی لیوروف گزشتہ 18 سال سے بین الاقوامی سٹیج پر روس کی نمائندگی کرتے رہے ہیں لیکن اب ان کو مغرب کی پابندیوں کا سامنا ہے جن کا شکار ان کی بیٹی بھی بنی ہیں۔

امریکہ نے ان پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ یوکرین کو جارح کے طور پر دکھانے کے جھوٹے بیانیے کو بڑھا رہے ہیں اور روس کی سیکیورٹی کونسل کے رکن کے طور پر روسی حملے کے لیے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ میں نے انٹرویو کا رخ روس اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کی جانب موڑا۔ اس وقت برطانیہ روس کے لیے غیر دوستانہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے، اور میں نے کہا کہ یہ کہنا کہ تعلقات اچھے نہیں درست نہیں ہو گا کیوں کہ حالات زیادہ خراب ہیں۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ 'میرے خیال میں اب تو کوشش کا بھی کوئی امکان نہیں باقی بچا کیوں کہ وزیر اعظم بورس جانسن اور لز ٹرس دونوں ہی کھل کر کہہ چکے ہیں کہ روس کو شکست دینی ہے، روس کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا ہے۔ تو پھر کریں، کر کے دکھائیں۔' گزشتہ ماہ برطانیہ کے سیکریٹری خارجہ نے بیان دیا تھا کہ 'روسی صدر ولادیمیر پوتن بین الاقوامی سٹیج پر اپنی بے عزتی کروا رہے ہیں اور ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان کو یوکرین میں شکست کا سامنا کرنا پڑے۔' جب میں نے سرگئی لیوروف سے پوچھا کہ اب وہ برطانیہ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، تو انھوں نے جواب دیا کہ 'ایک بار پھر برطانیہ اپنی عوام کے مفادات کو سیاسی خواہشات کے لیے قربان کر رہا ہے۔' میں نے ان سے دو برطانوی شہریوں کے بارے میں سوال کیا جن کو حال ہی میں روس کے حامی علیحدگی پسندوں نے مشرقی یوکرین میں موت کی سزا سنائی ہے۔ جب میں نے اس جانب اشارہ کیا کہ مغرب کی نظر میں ان دونوں کی سزا کی ذمہ داری روس پر عائد ہوتی ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ 'مجھے مغرب کی نظر میں کوئی دلچسپی نہیں۔ میں صرف بین الاقوامی قانون میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ اور بین الاقوامی قانون کے مطابق پیسے کے لیے لڑنے والوں کو جنگجو کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔' میں نے ان کی توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ دونوں برطانوی شہری یوکرین کی فوج میں تھے اور کرائے کے فوجی نہیں تھے تو روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ انھوں نے بی بی سی پر الزام لگایا کہ جب یوکرین علیحدگی پسند مشرقی علاقوں میں عام شہریوں پر آٹھ سال سے بمباری کر رہا تھا تو اس کی سچائی جاننے کی کوشش نہیں کی گئی۔ میں نے اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ چھ سال سے بی بی سی نے متعدد بار علیحدگی پسند علاقوں کے رہنماوں سے اجازت مانگی تھی تا کہ وہاں کا دورہ کیا جا سکے اور زمینی حقائق کو خود دیکھا جا سکے لیکن ہر بار ہمیں اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ روس نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ یوکرین نسل کشی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ لیکن 2021 میں علیحدگی پسندوں کے علاقوں میں آٹھ شہری مارے گئے تھے اور اس سے ایک سال قبل سات شہری ہلاک ہوئے۔ میں نے کہا کہ اگرچہ کہ ہر موت افسوس ناک ہے لیکن اسے نسل کشی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ میں نے تجویز دی کہ اگر واقعی ان علاقوں میں نسل کشی ہو رہی ہے تو پھر لوہانسک اور ڈونیٹسک کے علیحدگی پسندوں کو تو اس بات میں دلچسپی ہونی چاہیے کہ بی بی سی کو دورے کی اجازت دیں۔ 'پھر ہمیں کیوں نہیں آنے دیا جا رہا؟'

سرگئی لیوروف نے جواب دیا کہ 'مجھے معلوم نہیں۔'

ہزاروں ہندو قربانی کے لیے

ابلتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر

مشرقی جاوا۔۔(پی ایس آئی)

انڈونیشیا میں صدیوں پرانی روایت کے مطابق ہزاروں قبائلی ہندو قربانی اور چڑھاووں کے لیے ایک آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر پہنچ گئے۔ وہ نذرانے کے طور پر وہاں سے زندہ بکریاں اور مرغیاں بھی ابلتے آتش فشاں کے اندر پھینک دیتے ہیں۔ انڈونیشیا میں مشرقی جاوا کے علاقے میں ماؤنٹ برومو نامی پہاڑ پر قدیم قبائل کی ہندو آبادی کی طرف سے کیا جانے والا یہ عمل دراصل ایک صدیوں پرانی روایت اور مذہبی تہوار ہے، جو آج بھی ٹینگر قبائلی باشندے ہر سال بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اس قدیم مذہبی تہوار کا نام یادنیا کاسادا ہے اور اسے مناتے ہوئے ہزارہا ہندو پیدل چلتے ہوئے برومو نامی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے وہ اپنے ساتھ لائے جانے والے قربانی کے بہت سے جانور اور نذرانے کے طور پر پیش کرنے کے لیے طرح طرح کی اشیاء بھی اس آتش فشاں کے اندر پھینک دیتے ہیں۔ ان جانوروں میں عموماً مرغیوں سے لے کر بکریاں اور بھیڑیں تک بھی شامل ہوتی ہیں اور انواع واقسام کی فصلوں کی پیداوار اور زرعی اجناس کے علاوہ بڑے متنوع غیر نامیاتی نذرانے بھی۔

مقصد دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنا

اس قربانی اور ایسے چڑھاووں کا مقصد ان ہندو دیویوں اور دیوتاؤں کو خوش کرنا ہوتا ہے، جو ٹینگر نسل کی قدیم مقامی آبادیوں کے اعتقاد کے مطابق اس قربانی کے بدلے ایسے زائرین اور ان کے قبائل کو صحت، خوشحالی اور اچھی فصلیں دیتے ہیں۔ آتش فشاں کے دہانے سے پھینکے جانے والے اور نیچے بہت گہرائی میں ابلتے ہوئے لاوے پر گرنے والے ان نذرانوں میں سبزیاں، پھل اور پھول بھی شامل ہوتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ اس آتش فشاں کے دہانے کے بیرونی حصے سے ذرا نیچے لیکن زائرین کی نظروں سے چھپ کر بہت سے مقامی باشندے مختلف جال لے کر اس لیے چھپے ہوتے ہیں کہ اوپر سے پھینکے جانے کے بعد لیکن اندر گرنے سے پہلے وہ ایسے نذرانوں اور قربانی کے جانوروں کو زندہ پکڑ لیں اور پھر رات کے اندھیرے میں کسی کو بھی خبر ہوئے بغیر اس 'مال اور آمدنی' کے ساتھ اپنے گھروں کی راہ لیں۔

ہر سال منایا جانے والا مذہبی تہوار

اس مذہبی تہوار میں حصہ لینے کے لیے پہاڑی دیہات کے رہائشی ٹینگر ہندو زائرین دیوی دیوتاؤں کے لیے اپنے نذرانے سروں پر اٹھائے میلوں خطرناک پہاڑی راستوں پر وہ سفر کرتے ہیں، جو ان کے عقیدے کے مطابق ہمیشہ ثمر آور ثابت ہوتا ہے۔ جمعرات سولہ جون کے روز اس سالانہ تہوار کے لیے ماؤنٹ برومو پر آتش فشاں کے دہانے تک کی پیدل مسافت طے کرنے والے ایک قبائلی ہندو باشندے واوان نے بتایا، "ہم ہر سال یہاں آتے ہیں۔ چاہے کوئی وبا ہو یا نہ ہو۔ میں کورونا کی وبا کے باوجود اس سال بھی اس تہوار کے لیے یہاں آیا ہوں۔ میں اپنے ساتھ اپنی فصلوں کا کچھ حصہ نذرانے کے طور پر لاتا ہوں، جو ہم پہاڑ کے دہانے پر، جہاں سے ڈھلوان شروع ہوتی ہے، کھڑے ہو کر اندر پھینک دیتے ہیں۔''

یادنیا کاسادا کی صدیوں پرانی تاریخ

اس سال یادنیا کاسادا نامی یہ تہوار کورونا وائرس کی عالمی وبا کے دور میں منایا جانے والا پہلا تہوار یقیناً نہیں تھا۔ مشرقی جاوا کے اس علاقے میں ٹینگر ہندو مذہبی برداری کی مرکزی تنظیم کے سربراہ بامبانگ سپراپتو کے مطابق، ''یہ تہوار ہمارے لیے انتہائی اہم ایک ایسی مذہبی روایت ہے، جس پر ہر حال میں عمل کیا جانا چاہیے اور ہمیں کوئی بھی رکاوٹ روک نہیں سکتی۔ یہ تہوار نہ تو دنیا میں کسی اور جگہ منایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا آن لائن یا ورچوئل انعقاد ممکن ہے۔'' ماؤنٹ برومو کی چوٹی پر واقع آتش فشاں کو اس تہوار میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ روایت کے مطابق یہ تہوار 15 ویں صدی میں اس وقت سے ہر سال منایا جاتا ہے، جب جاوا کے ایک ہندو بادشاہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی اور اس نے اپنی ملکہ کے ہمراہ اس پہاڑ کو نذرانہ پیش کیا تھا، جس کے بدلے میں اس شاہی جوڑے کے ہاں 25 بچے پیدا ہوئے تھے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق اسی ہندو بادشاہ کے سب سے کم عمر بیٹے نے اس لیے اس آتش فشاں میں چھلانگ لگا کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا کہ اپنے خاندان اور ٹینگر قبائل کی خوشحالی کو یقینی بنا سکے۔ بامبانگ سپراپتو نے کہا، "بات یہ ہے کہ اگر ہم فطرت کا دھیان رکھتے ہیں، تو پھر فطرت بھی ہمارا خیال رکھتی ہے۔''

امریکہ نے پیغمبر اسلام کے متعلق بی جے پی رہنماوں کے بیانات کی مذمت کی

واشنگٹن۔۔۔(پی ایس آئی)

امریکہ نے بھارت کی حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماوں کی جانب سے پیغمبر اسلام کے متعلق اہانت آمیز بیانات کی مذمت کی۔ اس بیان کے خلاف بھارتی مسلمانوں کے علاوہ مسلم ملکوں میں زبردست ناراضگی پائی جاتی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نیڈ پرائس نے جمعرات کے روز صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پیغمبر ہے۔ "نیڈ پرائس نے مزید کہا، "ہم مذہبی یا عقیدے کی آزادی سمیت انسانی حقوق کے حوالے سے تحفظات پر بھارت کے سینیئر عہدیداروں کی سطح پر بھارتی حکومت کے ساتھ باقاعدگی سے رابطے میں رہتے ہیں۔ اور ہم بھارت کو انسانی حقوق کے بیانات کے خلاف پوری مسلم دنیا میں مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مخالفت اور مذمت کا سلسلہ جاری ان اہانت آمیز بیانات کے بعد نہ صرف بھارت کے حریف پاکستان نے بلکہ بہت سے دولت مند عرب ملکوں نے بھی، جن کے نئی دہلی کے میں احتجاج سے پیدا ہونے والے نقصان پر قابو پانے کی کوشش میں بی جے پی نے نوپور شرما کو پارٹی سے معطل اور ایک دوسرے رہنما نوین کمار جندل کو پارٹی سے برطرف کر دیا۔ بی جے پی نے بعد میں ایک بیان جاری کر کے کہا کہ وہ تمام مذاہب کا رہنماوں کے بیانات حکومت کے نظریات وخیالات کی نمائندگی نہیں کرتے اور وہ تمام مذاہب کا احترام کرتی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ بھارتی آئین میں تمام مذاہب کو یکساں احترام اور مقام حاصل ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے تاہم اپنی جماعت کے رہنماوں کی جانب سے پیغمبر اسلام کی اہانت کے معاملے پر ابھی تک کچھ نہیں کہا ہے۔

انگریز راج کی وہ آیائیں

جنھیں برطانیہ پہنچنے کے بعد بھلا دیا گیا

دہلی/لندن//(پی ایس آئی)

لندن کی اس عمارت پر، جہاں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا سے آنے والی سینکڑوں نینیاں (یعنی آیائیں، دائیاں یا گھریلو خادمائیں) رہتی تھیں، یادگاری نیلی تختی نصب کی جا رہی ہے۔واضح رہے کہ ان آیاؤں کو برطانوی خاندان انگریز راج کے دوران ایشیا سے اپنے ہمراہ برطانیہ لائے تھے مگر بعدازاں انھیں بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا۔بلیو پلاک یعنی نیلی تختی والی سکیم برطانیہ کی 'انگلش ہیریٹیج چیریٹی' کے ذریعے چلائی جاتی ہے اور لندن بھر میں مخصوص عمارتوں کی تاریخی اہمیت کے احترام میں اسے عمارتوں پر نصب کیا جاتا ہے۔آپ کہہ سکتے ہیں نیلی یادگاری تختی ان عمارتوں پر لگائی جاتی ہے جن کی کوئی تاریخی اہمیت ہو۔

نیلے رنگ کی دائرہ نما تختیاں عمارتوں کے داخلی راستوں کے قریب بیرونی دیواروں پر لگائی جاتی ہیں جو ماضی کی اہم شخصیات اور ان عمارتوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔

یہ آیائیں کون تھیں؟

مشرقی لندن کے ہیکنی میں 26 کنگ ایڈورڈز روڈ پر واقع آیاؤں کے گھر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں سینکڑوں آیاؤں اور دائیوں (ہندوستانی اور چینی نژاد) کو رکھا گیا تھا جنھیں برطانوی منتظمین اور تمام برطانوی سلطنت کے کاروباری افراد اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے لائے تھے۔ان میں سے زیادہ تر خواتین ہندوستان، چین، ہانگ کانگ، برٹش سیلون (اب سری لنکا)، برما (میانمار)، ملائیشیا اور جاوا جیسے ممالک سے آئی تھیں۔تاریخ داں ڈاکٹر روزینہ وسرام 'ایشینز ان دی برٹین: 400 ایئرز آف ہسٹری' کی مصنفہ ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ 'آیا اور اماں یا دائیاں بنیادی طور پر گھریلو ملازم تھے اور نوآبادیاتی ہندوستان میں برطانوی خاندانوں کی ریڑھ کی ہڈی تھے۔انھوں نے بچوں کی دیکھ بھال کی، ان کو تفریح فراہم کی، انھیں کہانیاں سنا سنا کر سلانے کا کام کیا۔ انھوں نے میم صاحب کے لیے کچھ چھوٹے موٹے کام بھی انجام دیے اور ان میں سے بہت سے خاندان اپنی آیاؤں کو ان ممالک سے طویل مشکل سمندری سفر کے ساتھ برطانیہ لے آئے تاکہ وہ ان کے بچوں کی دیکھ بھال کرسکیں۔ ان نینیوں کو عام طور پر خاندان کے خرچ پر گھر واپسی کا ٹکٹ فراہم کیا جاتا تھا۔ 'لٹریچر اینڈ مائیگریشن کی لیکچرر ڈاکٹر فلورین سٹیڈلر نے بی بی سی کو بتایا کہ ایک بار جب یہ خواتین برطانیہ پہنچ گئیں تو ان میں سے اکثر کو ان کے برطانوی آجروں نے کسی تنخواہ اور گزر بسر کے انتظام کے بغیر نوکری سے نکال دیا اور بے یارومددگار چھوڑ دیا۔انھوں نے کہا کہ 'اس کی وجہ سے آیاؤں کو خود اپنی کفالت کے لیے مجبور ہونا پڑا اور بہت سی پھنسی ہوئی آیاؤں نے مقامی اخبارات میں انڈیا

گھروں سے نکال باہر کیا گیا۔یہاں تک کہ بہت سے لوگوں کو اپنے گھر واپس ہندوستان کے سفر کے لیے بھیک مانگنے پر مجبور ہونا پڑا۔'سنہ 1850 کی دہائی تک جیسے جیسے سفر معمول کی بات ہوتی گئی برطانیہ میں لائی جانے والی آیاؤں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ایک اندازے کے مطابق ہر سال 100 سے 140 کے درمیان آیائیں برطانیہ کا سفر کرتی تھیں۔اوپن یونیورسٹی کے 'میکنگ برٹین' تحقیقی منصوبے کے مطابق ان بے یارومددگار آیاؤں کو رکھنے کے لیے الزبتھ راجرز نامی خاتون نے سنہ 1825 میں لندن کے آلڈگیٹ میں ایک قیام گاہ تیار کیا تھا۔راجرز کی موت کے بعد اس رہائش گاہ کو کسی کرسچن ہینسن اور ان کی اہلیہ نے اپنے قبضے میں لے لیا جنھوں نے خاص طور پر اس جگہ کی تشہیر سفر پر آنے والی آیاؤں کی قیام گاہ کے طور پر کی۔اس جوڑے نے گھر کو ملازمت فراہم کرنے والی کسی کمپنی کی طرح چلایا، اور جس کسی کو آیا کی ضرورت ہوتی وہ وہاں آ کر اپنی فرمائش رکھتے۔سنہ 1900 میں، لاجنگ ہاؤس کو لندن سٹی مشن (ایل سی ایم) نے اپنے قبضے میں لے لیا جس نے آیا کے گھر کو پہلے 26 کنگ ایڈورڈز روڈ اور پھر 1921 میں 4 کنگ ایڈورڈز روڈ پر منتقل کیا۔ڈاکٹر روزینہ وسرام نے تین دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ قبل آیاؤں پر تحقیق شروع کی تھی اور انھوں نے ہمیں بتایا کہ 'ہر سال تقریبا 200 آیائیں اس آیہ منزل میں رہتی تھیں۔ان میں سے بعض خواتین چند دن اور بعض مہینوں تک رہتیں۔ یہ آیائیں خود اپنی رہائش کا خرچہ نہیں دیتی

خدمت کی ضرورت ہوتی۔اس کے علاوہ آیا گھر کو مقامی چرچ کمیونٹیز سے بھی عطیات موصول ہوتے اور ان ذرائع سے حاصل ہونے والی رقم سے آیاؤں کو 'مفت کھانا اور رہائش' فراہم کی جاتی۔' آیا کا گھر کسی ہاسٹل یا پناہ گاہ کی طرح نہیں تھا۔ڈاکٹر فلورین سٹیڈلر کے مطابق اس کا ایک بنیادی مقصد آیاؤں کو عیسائی مذہب قبول کرنے کی طرف راغب کرنا بھی تھا۔انھوں نے کہا: 'جو میٹرن آیا گھر چلاتے تھے انھیں ہندوستان میں مشن کے کام کا تجربہ تھا، اور وہ روانی سے ہندوستانی زبانیں بولتے تھے اور آیاؤں کو حمدیہ کلام سکھایا جاتا تھا اور جب ممکن ہو چرچ لے جایا جاتا تھا۔ آیا ہوم میں ایک اختیاری روزانہ سروس بھی تھی اور یہاں تک کہ بیڈ روم میں بھی مذہب کے متعلق باتیں ہوتی تھیں۔'تاہم، ہم نہیں جانتے کہ کتنی آیاؤں مسیحی مذہب قبول کیا کیونکہ اس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔اور نہ ہی ان کے پاس اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ریکارڈ موجود ہے کہ ان آیاؤں کو واقعی انگلستان میں عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔'

آیا کے گھر کو نیلی تختی کیسے ملی؟

20ویں صدی کے وسط میں برطانوی سلطنت کے خاتمے کے ساتھ، آیاؤں اور اماؤں کی ضرورت کم ہوتی گئی، اور اسی طرح ان کی تعداد بھی کم ہوتی گئی۔ 4 کنگ ایڈورڈ روڈ پر واقع عمارت اب نجی رہائش گاہوں کا مسکن ہے۔اگر 30 سالہ فرحانہ ماموجی نہ ہوتیں تو آیاؤں کی کہانی اور برطانوی سلطنت اور برطانوی تاریخ میں ان کی شراکت کو فراموش کر دیا جاتا۔

میں سنا جب وہ بی بی سی کی ایک دستاویزی فلم 'اے پیسیج ٹو برٹین' دیکھ رہی تھیں جس میں انھوں نے ہیکنی میں آیا کے گھر کا بہت مختصر طور پر ذکر سنا جو کہ مز ماموجی کی رہائش کے قریب ہی واقع تھا۔اس سے ان کی آیا گھر میں دلچسپی پیدا ہوئی۔انھوں نے کچھ دنوں بعد اس جگہ کا دورہ کیا اور جب وہ عمارت پر پہنچیں تو انھوں نے یہ دیکھا کہ اس کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی نشاندہی کرنے والا کوئی نشان وہاں موجود نہیں تھا اور اس بات نے انھیں بہت متاثر کیا۔ماموجی نے ہمیں بتایا: 'مشرقی لندن میں رہنے والی ایک جنوبی ایشیائی خاتون کے طور پر میں نے خود کو آیاؤں اور ان کی ان کہی کہانیوں سے جڑا ہوا محسوس کیا۔ میں نے سوچا کہ گھر ایک ایسی چیز ہے جو بہت اہم ہوتی ہے اور یہاں کی مقامی کمیونٹی کے لیے واقعی کچھ معنی رکھتی ہے، کیونکہ اس کا میرے لیے کچھ مطلب ہے۔'حقیقت یہ ہے کہ وہاں یہ کہنے کے لیے بالکل بھی کچھ نہیں تھا کہ یہ دنیا بھر کی بہت سی ایشیائی خواتین کے لیے ایک انتہائی اہم جگہ تھی اور اس بات نے مجھے بے چین کر دیا اور مجھے واقعی محسوس ہوا کہ مجھے اس بارے میں کچھ کرنا چاہیے۔' آیاز ہوم کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم، مز ماموجی نے آیا کے گھر پراجیکٹ کا آغاز کیا اور اس اقدام کے ایک حصے کے طور پر، انھوں نے اپنے مقامی ایم پی کے ساتھ آیاز ہوم کے باہر ایک نیلی تختی لگانے کے لیے رابطہ کیا۔اس ملاقات کے بعد انھوں نے نیلی تختی کے لیے درخواست دی جسے انگلش ہیریٹیج نے مختصر فہرست میں شامل کیا۔اور اس دوران، مز ماموجی نے

تھے یا انھیں سرے سے درج ہی نہیں کیا گیا تھا کیونکہ انھیں اتنا اہم نہیں شمار کیا گیا تھا۔'یہاں تک کہ میں نے بحریہ کے ریکارڈز تلاش کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی جس میں ان خاندانوں کے نام تو تھے جنھوں نے برطانیہ سے آنے یا جانے کا سفر کیا لیکن ان کے ساتھ آیاؤں کا نام درج نہیں تھا۔ اس میں صرف یہ درج تھا کہ کسی مخصوص خاندان کی آیا بھی تھی۔'جب وہ انگلش ہیریٹیج کی جانب سے نیلی تختی لگائے جانے کے بارے میں حتمی فیصلہ سننے کا انتظار کر رہی تھیں اس دوران مارچ سنہ 2020 میں مز ماموجی نے ہیکنی میوزیم میں برطانوی سلطنت کے دوران آیاؤں کے کردار کی تلاش کے لیے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس تقریب کے ذریعے وہ لوگوں کو آیاؤں اور برطانوی تاریخ میں ان کے ادا کردہ اہم کردار کے بارے میں آگاہ کرنے میں کوئی امداد فراہم کرسکیں گی اور ان خواتین کو وہ پہچان دلائیں گی جس کی وہ واقعی مستحق ہیں۔ماموجی کے جوش و جذبے سے متاثر ہو کر ہیکنی میوزیم کے عملے نے بھی آیاؤں کی تاریخ پر اپنی تحقیق شروع کی تاکہ میوزیم میں آیاؤں کے گھر کے بارے میں جو مواد موجود ہیں ان میں توسیع کی جائے۔ہیکنی میوزیم کی منیجر نیتی آچاریہ نے ہمیں بتایا: 'میری تحقیق کے ذریعے میں نے وہاں رہنے والے لوگوں کے ذریعے آیاؤں کو سمجھنے کی کوشش پر توجہ مرکوز کی ہے۔گھر میں رہنے والے لوگوں کی شناخت کرنے کے لیے، مجھے بہت سے ذرائع سے جانچ کرنی پڑی، بشمول 1878 سے 1960 تک برطانیہ میں آنے اور جانے والے لوگوں کی مسافر فہرستیں، مردم شماری کے رجسٹر، اور بہت سے محفوظ دستاویزات۔

'تمام مختلف ذرائع نے کہانی کے چھوٹے چھوٹے حصوں کو یکجا کرنے میں مدد کی تاکہ مجموعی تصویر بنانے میں مدد مل سکے۔'لیکن مس اچاریہ کی تحقیق ان آیاؤں پر دستیاب محدود معلومات کی وجہ سے ایک مشکل کام ثابت ہوئی۔انھوں نے کہا کہ 'اس تحقیق کے ساتھ بہت سے چیلنجز منسلک ہیں، جن میں سب سے اہم یہ ہے

آیاؤں اور اماؤں کا ذکر ہو۔مجھے ابھی تک کوئی میوزیم ایسا نہیں ملا جس میں کسی آیا یا اماں سے متعلق کوئی مواد موجود ہو۔'انھوں نے مزید کہا: 'اکثر مسیحی ناموں (بہت سے لوگ عیسائیت اختیار کر چکے ہیں) یا خاندانی نام جیسے 'آیا برڈ' استعمال کرنے سے خواتین کی شناخت مکمل طور پر مٹ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے دیگر تاریخی ذرائع سے خواتین کا پتہ لگانا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اکثر ہمارے پاس صرف مختلف لوگوں کی کہانیوں کی جھلک ہی مل پاتی ہے جس کے بعد ہمیں مجموعی تصویر کو سمجھنے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔'فروری 2022 میں انگلش ہیریٹیج نے مز ماموجی کو مطلع کیا کہ ان کی درخواست کامیاب رہی، اور یہ کہ آیاز ہوم کو نیلی تختی ملے گی۔ تختی کی نقاب کشائی کی تقریب آج جمعرات کے روز ہیکنی میں ہونے والی ہے اور مز ماموجی نے تقریب سے قبل اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بی بی سی کو بتایا: 'میں واقعی خوش ہوں کہ آیا کے گھر کو یہ نیلی تختی مل رہی ہے کیونکہ یہ خواتین واقعی اس اعزاز کی مستحق ہیں۔'ڈاکٹر روزینہ اور ڈاکٹر سٹیڈلر نے بھی مس ماموجی کے جذبات کی ترجمانی کی اور ہمیں بتایا: 'ہمیں امید ہے کہ یہ بلیو پلاک برطانیہ میں آیاؤں کی کہانی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ان خواتین کے لیے یہ عوامی پذیرائی حاصل کرنا اور ان کی کہانیوں کو برطانوی تاریخ کے ایک حصے کے طور پر منظر عام پر لانا ضروری ہے۔'

وہ ہندوستانی جنھیں نیلی تختی ملی

آیاز ہوم یا آیاہ کے گھر سے پہلے، نیلی تختی لندن میں دیگر مشہور ہندوستانیوں جیسے نور عنایت خان، مہاتما گاندھی، راجہ رام موہن رائے، بی آر امبید کر، جواہر لال نہرو، وی کے مینن، سری اروبندو، ونائک دامودر ساورکر، رابندرناتھ ٹیگور، لوک مانیہ تلک، اور سردار ولبھ بھائی پٹیل وغیرہ سے منسلک گھروں اور جگہوں پر لگائی گئی ہے۔سنہ 2020 میں، دوسری جنگ عظیم کی جاسوس نور عنایت خان ہندوستانی نژاد پہلی خاتون بن گئیں جنھیں بلیو پلاک کے ساتھ یادگار بنایا گیا جس کی نقاب کشائی بلومسبری کی 4 ٹیویٹن اسٹریٹ پر کی گئی، جہاں نور عنایت خان سنہ 1942 اور 1943 کے درمیان مقیم تھیں۔دو مختلف عمارتوں پر مہاتما گاندھی کی یاد میں دو تختیاں ہیں۔ایک سنہ 1954 میں کنگسلے ہال میں پر لگایا گیا تھا جہاں گاندھیس نہ 1931 میں برطانیہ کے دورے کے دوران ٹھہرے تھے، جبکہ دوسرے کی نقاب کشائی 1986 میں 20 بیرن کورٹ میں ہوئی تھی جہاں گاندھی رہتے تھے جب وہ 1888 میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے لندن پہنچے تھے۔سنہ 2007 میں روحانی پیشوا اور شاعر سری اروبندو کی یاد میں شیفرڈز بش کے 49 سینٹ سٹیفنز ایونیو پر نیلے رنگ کی تختی لگائی گئی تھی،

یورپی رہنماؤں کا یوکرین کا دورہ، تنقید کا جواب یا واقعی جنگ میں تیزی کا اشارہ

کیو/لندن۔۔۔(پی ایس آئی) یوکرین کے دارالحکومت کیو میں صدارتی دفتر کے سربراہ کا کہنا ہے کہ یوکرین، جرمنی، فرانس، اٹلی اور رومانیہ کے رہنماؤں کے درمیان ملاقات ختم ہوگئی ہے۔صدارتی ترجمان آندری یرمک نے ٹیلی گرام میسجنگ ایپ پر لکھا 'یوکرین کو بین الاقوامی اتحاد کی مضبوط حمایت حاصل ہے'۔انھوں نے مزید کہا ہے کہ صدر زیلنسکی نے اپنے ہم منصبوں کو روس کے خلاف پابندیوں کی تجاویز کا "مکمل پیکج" دیا۔ یرمک نے لکھا ہے کہ 'ہمیں (جارح) پر دباؤ بڑھانا چاہیے، (اور روسی) گیس پر مکمل پابندی لگا کر پابندیوں کے ساتویں پیکیج کی منظوری کے لیے کام کرنا چاہیے۔'انھوں نے کہا کہ ہم جلد ہی میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس کی توقع کر رہے ہیں۔اس سے قبل فرانسیسی صدر، جرمن چانسلر اور اطالوی وزیر اعظم آج یوکرین کے دارالحکومت کیف پہنچے ہیں جہاں وہ صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ملاقات کررہے ہیں اورامید کرتے ہیں کہ وہ یوکرین کی حمایت پر تنقید کا مقابلہ کریں گے اوراس ملک اوراس کے عوام کو مدد کی پیشکش کریں گے۔فرانسیسی صدر ایمانویل میکراں، جرمن چانسلر الاف شولز اور اٹلی کے وزیر اعظم ماریو ڈراگی نے رات بھر ٹرین پر کیو کا سفر کیا جہاں رومانیہ کے صدر کلاؤس یوہانس ان کے وفد میں شامل ہوئے اور ارپین نامی قصبے کے دورے پر گئے جہاں انھوں نے جنگی نقصانات کا معائنہ کیا۔اِس قصبے پر روسی فوج نے جنگ کے آغاز پر قبضہ کرلیا تھا۔روس کے حملے کے بعد دارالحکومت کے اس طرح کے پہلے دورے میں، فرانس کے ایمانوئیل میکروں، جرمنی کے اولاف شولز، اٹلی کے ماریو ڈراگی اور رومانیہ کے کلاؤس یوہانس نے صدر زیلنسکی سے مصافحہ کیا، جنھوں نے جنگ شروع ہونے کے بعد سے یوکرین نہیں چھوڑا۔ان کے دورے کو روس نے طنزیہ تبصروں سے نوازا ہے۔کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ یہ صرف یوکرین کو ہتھیاروں کی فراہمی پر توجہ مرکوز نہیں کرے گا کیونکہ اس سے ملک کو مزید نقصان پہنچے گا۔روس کی ایک سینئر شخصیت اور سابق صدر دیمتری میدویدیف نے اس دورے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ 'مینڈکوں، آنت میں بھرے کلیجی کی بوٹیوں اور موٹی موٹی سویّوں کے پرستار' ایک بے مقصد و بے فائدہ دورے پر یوکرین کے دارالحکومت کیو جانا پسند کرتے ہیں۔اس سے قبل بدھ کے روز لٹویا کے وزیر خارجہ ایڈگرس رنکیویچس نے کہا کہ یورپی رہنماؤں کو روسی صدر ولادیمیر پوٹن کے غصے میں آنے کا خوف نہیں ہونا چاہیے اور نہ انھیں اس کی پرواہ کرنی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ عالمی برادری کو یوکرین کی جنگ کے خاتمے کے لیے روس کو رعایت دینے کے لیے دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے۔امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں سی این این کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں، رنکیویچس نے مشرقی یورپ تک نیٹو کے نقطہ نظر کے لیے لٹویا کے کلیدی اہداف کا خاکہ بھی پیش کیا، یعنی ایک طویل مدتی فوجی موجودگی ، اور روس کے یوکرائن کی بندرگاہوں کی ناکہ بندی کی وجہ سے بڑھتے ہوئے خوراک کے بحران کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔رنکیویچس کا واشنگٹن ڈی سی کا دورہ اس وقت ہوا ہے جب امریکی وزیر دفاع لائیڈ آسٹن نے کہا کہ 'یوکرین کو میدان جنگ میں ایک اہم لمحے کا سامنا ہے' اور بائیڈن انتظامیہ نے یوکرین کے لیے فوجی امداد کی ایک نئی قسط کا آغاز کیا ہے۔ یہ اقدام جنگ کے چوتھے مہینے میں داخل ہونے کے وقت کیف کو تقویت دینے کے لیے کیا گیا ہے۔لیٹویا کے وزیر خارجہ اس ماہ کے آخر میں میڈرڈ میں نیٹو سربراہی اجلاس سے قبل ملک کے دارالحکومت میں قانون سازوں اور بائیڈن انتظامیہ کے اہلکاروں سے ملاقات کریں گے۔

مذاکرات کا آغاز

صدر زیلنسکی نے کیو میں صدارتی محل کے دروازے پر آنے والے یورپی یونین کے رہنماؤں میں سے ہر ایک کا استقبال کیا۔صدارتی محل کے پورے کمپلیکس کو سیل کر دیا گیا ہے، ایسے سخت سیکورٹی کا انتظام کیا گیا ہے جو آپ کسی بھی حالتِ جنگ والے ملک میں دیکھنے کی توقع کریں گے۔ بند کمرے میں مذاکرات کے لیے جانے سے پہلے مشترکہ تصویر کے لیے روایتی پوزنگ کے دوران، بی بی سی نے صدر زیلنسکی سے چیخ کر کہا کہ کیا اس نے سوچا کہ اس کے یورپی اتحادی اسے وہی دیں گے جو وہ آج واقعی چاہتے ہیں؟' 'ہم دیکھیں گے،' زیلنسکی نے جواب دیا۔ لیکن کیا آپ پُر امید ہیں، میں نے پوچھا؟ کوئی واضح جواب نہیں تھا کیونکہ لیڈران اپنی بات چیت کے لیے اندر چلے گئے۔حالیہ ہفتوں میں ایمانوئل میکروں اور اولف شولز کے کچھ متضاد پیغامات کے بعد، یوکرائنی حکام نجی طور پر امید کر رہے تھے کہ فرانسیسی اور جرمن رہنما کیف کے یورپی یونین کی رکنیت کے عزائم کی غیر واضح حمایت کریں گے۔ کچھ ہی لمحے پہلے زیلنسکی اور میکرون کے درمیان گرم ترین گلے ملنے کا معاملہ تھا۔چانسلر شولز کی آمد زیادہ عجیب تھی کیونکہ جرمن رہنما ایک بھاری بھرکم بریف کیس لے کر اپنی گاڑی سے باہر نکلے جسے وہ ریڈ کارپٹ پر اپنے ساتھ رکھنے کے لیے آگے بڑھا۔اس بریف کیس کو وہاں سے جلدی سے لے جایا گیا اور وہاں ایک منتظر اہلکار کے حوالے کر دیا گیا۔کیو نے فرانس، جرمنی اور ایک حد تک اٹلی پر یوکرین کی حمایت میں لیت و لعل سے کام لینے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ہتھیاروں کی فراہمی میں سست روی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اپنی خوشحالی کو یوکرین کی آزادی اور سلامتی پر ترجیح دے رہے ہیں۔27 ممالک پر مشتمل یورپی یونین میں شامل ہونے کے لیے یوکرین کی کوششیں اور روس سے لڑنے کے لیے مزید ہتھیاروں کا مطالبہ، یہ دو اہم موضوعات ہیں جن پر یوکرینی صدر زیلنسکی کے ساتھ یورپی یونین کے رہنماؤں کی بات چیت ہونے کی توقع ہے۔ زیلنسکی خود ان کے ساتھ ارپین نہیں گئے تھے۔

یوکرین: اہم واقعات

صدر زیلنسکی نے فرانس، جرمنی اور اٹلی کے رہنماؤں کا کیو میں صدارتی محل میں خیر مقدم کیا ہے۔فرانس کے صدر میکروں کا کہنا ہے کہ یوکرین کو "مزاحمت اور جیتنا چاہیے" اور روسی "بربریت" پر تنقید کی۔صدر میکراں، چانسلر اولف شولز اور ماریو دراگی کا مقصد ان کی روس کے لیے حمایت پر تنقید کا مقابلہ کرنا اور یوکرین کی 'مالی اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر، نہ کہ ... ہتھیاروں' کے ذریعے مدد پیشکش کرنا ہے -تینوں نے یوکرین کے خطے 'ایرپن' قصبے کا دورہ کیا اور جنگی نقصانات کا معائنہ کیا، اس قصبے پر روسی فوجیوں نے جنگ کے آغاز میں قبضہ کر لیا تھا۔ دریں اثنا، ایک ریجنل گورنر کا کہنا ہے کہ 10,000 شہری جنگ زدہ مشرقی شہر سیویروڈونٹسک میں پھنسے ہوئے ہیں۔

ایرپن دورے کا منظر

یورپی ممالک کے چار رہنماؤں کو ایرپن میں ایک کار کا ملبہ دکھایا گیا جسے یوکرین کا کہنا ہے کہ روسی فوجیوں نے اس وقت نشانہ بنایا جب ایک ماں اور بچے اندر تھے۔روس ان الزامات کی تردید کرتا ہے کہ اس کی افواج نے مظالم کا ارتکاب کیا ہے۔خبروں کے مطابق، میکروں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ 'یہ ایک بہادر شہر ہے ... جو کہ بربریت کے داغ سے نشان زد ہے۔' اس جنگ زدہ شہر میں یورپی رہنما سوٹ میں ملبوس تھے اور انھوں نے کسی قسم کا کوئی بھی ایسا حفاظتی لباس نہیں پہنا ہوا تھا جو عموماً جنگ زدہ علاقوں میں جتے وقت پہنا جاتا ہے۔ انھیں بھاری ہتھیاروں سے لیس سپاہیوں نے حصار میں لیا ہوا تھا۔

عالمی اقتصادی مسائل

یوکرین کی اس جنگ کی وجہ سے عالمی معاشی حالات خراب سے خراب تر ہو گئے ہیں۔دنیا کووڈ کی وبا کے دوران کیے گئے اقدامات سے پیدا ہونے والی افراطِ زر سے نمٹ ہی رہی تھی خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں شدید اضافہ ہوگیا ہے۔روس پر پابندیوں کے باوجود یورپ قدرتی گیس کے لیے اب بھی اُس پر انحصار کرتا ہے۔جرمنی کو نارڈ سٹریم 1 پائپ لائن کے ذریعے ترسیل میں حالیہ دنوں میں کمی آئی ہے، جس سے موسم سرما کے لیے سپلائی کو ذخیرہ کرنے کے بارے میں تشویش پیدا ہوئی ہے، ماسکو نے ان پابندیوں کو مورد الزام ٹھہرایا ہے جنھوں نے مرمت کے لیے بیرون ملک بھیجے گئے سامان کی ترسیل روک دی ہے۔ان مسائل کی وجہ سے فرانس، جرمنی اور اٹلی جنگ کا جلد از جلد خاتمہ چاہتے ہیں کیونکہ وہ براہ راست اس سے پیدا ہونے والے مسائل کا شکار ہو رہے ہیں۔

برطانیہ کا موقف

تاہم برطانیہ نے یوکرین کی جنگ کے چوتھے مہینے میں داخل ہونے کے موقع پر روس پر مزید پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے آج پارلیمان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب تک کی نیٹو ممالک کی مشترکہ اقدامات کی وجہ سے روس پر 256 ارب ڈالر کی پابندیاں عائد ہو چکی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ 'ہمیں اس نازک وقت میں فوجی امداد کی فراہمی میں انتھک محنت کرنی چاہیے۔اس میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیار اور دیگر اہم ضروریات شامل ہیں، اور یوکرین کے فوجی ساز و سامان کے ایک طویل مدتی منصوبے کے تحت نیٹو کے فوجی ساز و سامان کے معیار تک بہتر بنانا شامل ہے۔'

گلوبل وارمنگ یعنی ماحولیاتی تبدیلی:

دنیا کی بلند ترین چوٹی کا بیس کیمپ غیر محفوظ کیوں ہو رہا ہے؟

کٹھمنڈو۔۔۔(پی ایس آئی) نیپال کی حکومت نے دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کے بیس کیمپ کو اس کے موجودہ مقام سے منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیوں کہ گلوبل وارمنگ (عالمی درجہ حرارت میں اضافہ) اور انسانی نقل و حرکت اسے غیر محفوظ بنا رہے ہیں۔حالیہ موسم بہار میں ماؤنٹ ایورسٹ کے بیس کیمپ کو 1500 افراد نے چوٹی سر کرنے کے لیے استعمال کیا تھا، جو تیزی سے پگھلتے ہوئے کھمبو گلیشیئر پر قائم ہے۔نیپال کے ایک سرکاری اہلکار نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ نئے بیس کیمپ کے لیے کم اونچائی پر اىک مقام چنا گیا ہے جہاں پر رہے ہیں۔نیپال کے ٹورزم ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل تارانتھ ادھیکاری نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'ہم بیس کیمپ منتقل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں اور بہت جلد تمام فریقین سے اس پر بات چیت بھی کریں گے۔'انھوں نے کہا کہ 'بنیادی طور پر ایسا کرنا ان تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے ہے جو بیس کیمپ میں نظر آ رہی ہیں اور کوہ پیمائی کے بزنس کو برقرار رکھنے کے لیے ایسا کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔'نیپال کے ٹورزم ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل کے مطابق ماؤنٹ ایورسٹ کا موجودہ بیس کیمپ تقریبا 5364 میٹر کی بلندی پر واقع ہے جب کہ سہولت کاری کرنا ہے۔ہمالیہ میں موجود متعدد دیگر گلیشیئرز کی طرح کھمبو گلیشیئر بھی تیزی سے پھگل رہا ہے اور سائنس دانوں کے مطابق موسمیاتی تبدیلی کے باعث اس کی تہہ پتلی ہوتی جا رہی ہے۔برطانیہ کی لیڈز یونیورسٹی کے محققین کی ایک تحقیق نے ثابت کیا کہ بیس کیمپ کے قریب موجود اس گلیشیئر کا حصہ ایک میٹر سالانہ کی رفتار سے پگھل رہا ہے۔ان میں سے ایک سکاٹ واٹسن نے بی بی سی کو بتایا کہ 'اس گلیشئر کی زیادہ تر سطح پتھریلے ملبے سے ڈھکی ہوئی ہے لیکن یہاں ایسے مقامات بھی ہیں جہاں برف سطح پر موجود ہے اور ان برفانی چٹانوں کا پگھلنے سے ہی ہیں۔' کوہ پیماؤں اور نیپالی حکام کے مطابق بیس کیمپ کے عین درمیان بہتی ایک ندی کی چوڑائی ہر سال بڑھ رہی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اسی طرح گلیشیئر کی سطح پر خلا اور دراڑیں پڑنے کا سلسلہ بھی پہلے سے کافی زیادہ ہو چکا ہے۔نیپالی فوج کے کرنل کشور ادھیکاری جو موسم بہار میں صفائی کی ایک مہم کی سربراہی کے دوران بیس کیمپ پر موجود تھے نے بی بی سی کو بتایا کہ 'حیران کن طور پر ہم نے دیکھا کہ راتوں رات ان مقامات پر برف میں کچھ خلا پیدا ہو گئے جہاں ہم سو رہے تھے۔' 'صبح اٹھ کر یہ سوچ کر بہت سے لوگوں کو خوف آیا کہ ہم رات میں ان میں اظہار کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ 'اکثر برف کے ہلنے یا پتھروں کے گرنے سے پیدا ہونے والا شور سنا جا سکتا ہے۔انھوں نے کہا کہ بیس کیمپ پر ٹینٹ لگانے سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ برف کی پتھریلی سطح کو صاف کر لیا جائے۔'انھوں نے بتایا کہ پہلے دو سے تین ہفتے تک برف کی سطح پھول جاتی تھی لیکن اب ایسا ہر ہفتے ہو رہا ہے۔بیس کیمپ منتقل کرنے کی تجویز دینے والی کمیٹی کے رکن، کھیم لال گوتم، نے بتایا کہ بہت سے لوگوں کی موجودگی بھی مسئلے کی ایک وجہ ہے۔'مثال کے طور پر ہمیں معلوم ہوا کہ بیس کیمپ پر روزانہ کی بنیاد پر چار ہزار لیٹر ایڈریئم بالنجر بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ بیس کیمپ کو منتقل کر دیا جائے۔انھوں نے پشین گوئی کی کہ مستقبل میں برفانی طوفان آئیں گے، زیادہ برف اور پتھر موجودہ بیس کیمپ پر گریں گے۔'اور مہم جوئی کرنے والوں کے لیے یہ نا قابل قبول ہونا چاہیے کیوں کہ اس سے بچا جا سکتا ہے۔'بیس کیمپ کو منتقل کرنے میں ایک بڑی مشکل یہ درپیش ہے کہ چوٹی سر کرنے والوں کے لیے سفر بڑھ جائے گا اور بیس کیمپ سے کیمپ ون تک کا سفر طویل ہوگا جہاں رک کر آگے کا سفر شروع کیا جاتا ہے زیادہ تر کوہ پیما ماؤنٹ ایورسٹ کو نیپال کی طرف سے ہی سر کرتے ہیں ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں

ڈاکٹر مفتی محمد عرفان عالم قاسمی

انسان کی بیرونی زندگی کے احوال جو عام لوگوں کے سامنے گزرتے ہیں زندگی کے اس حصے کی معلومات وشواہد عام طور سے مل جاتے ہیں مگر انسان کے داخلی واندرونی اور گھریلو زندگی کے بارے میں عام طور سے بہت کم معلومات حاصل ہو پاتی ہیں اور صحیح معنوں میں انسان کے اخلاق عادات کی صحیح پوزیشن کا پتہ گھر کے اندرونی حالات سے ہی چلتا ہے اور گھر کے اندرونی حالات کے بارے میں صحیح معلومات گھر والوں سے ہی ہوتا ہے اور اس میں بھی انسان کی صحیح زندگی کا اندازہ کرنے کے لئے سب سے اہم کسوٹی اس کی شریک حیات ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر آدمی اپنے گھر کی چہار دیواری میں آزاد ہوتا ہے۔

ہمیں اس بابت منصفانہ غور کرنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا 55 سال سے لے کر 59 سال تک کا زمانہ ایسا گزرا ہے جس میں آپ نے متعدد نکاح فرما کر ازواج مطہرات سے حجرے آباد فرمائے اور یہ حجرے دراصل امہات اور معلمات کے تھے جہاں سے عورتوں کے متعلق شریعت کے احکام کی تبلیغ واشاعت کا کام ہوتا تھا مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی احکام ومسائل اخلاق وآداب اور سیرت نبوی کے متعلق 2210 روایات مروی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اس داخلی زندگی کے بارے میں آپ کے منصب نبوت پر سرفراز ہونیکے بعد آپ کی شریک حیات حضرت خدیج? الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ت?ثر سیرت کی کتابوں میں ان الفاظ میں ملتا ہے: کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا، انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم، وتقری الضیف، وتعین علی نوائب الحق۔

خدا کی قسم! اللہ رب العزت آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، اور ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، آپ ناداروں کے لیے کماتے ہیں، آپ مہمان نوازی کرتے ہیں، آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، آپ لوگوں کی ان حوادث پر مدد کرتے ہیں جو حق پر ہوتے ہیں۔(صحیح بخاری)

ابن جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہ نے فرمایا: ''ماأتیت فاحش? قط'' اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی فاحشہ کے پاس پھٹکے۔''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی معصوم زندگی قریش مکہ کے سامنے جو آپ کے سخت ترین دشمن تھے اس طرح گزری کہ پچیس سال کی عمر تک آپ نے کسی سے نکاح نہ فرمایا اور عنفوان شباب کا وہ دور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت پاکیزگی اور کمال تقوی کے ساتھ گزارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے آپ پر جادوگر، شاعر، مجنوں اور جھوٹے ہونے کا تو الزام لگایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معصوم زندگی پر کوئی ایسا الزام نہ لگایا جس کا تعلق نفسانی خواہشات اور جنسی بے راہ روی سے ہو، ذرا غور تو کریں کہ 25 سال سے 50 پچاس سال تک کی عمر کا زمانہ ایک ایسی عورت کے ساتھ گزارا ہے جو پہلے کوئی بھی دلیل یا علامات نہیں پائی جاتیں خاص طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو بروایت سہل بن احمد دارمی میں منقول ہے کہ ''مالی فی النساء ؑ من حاج?''، یعنی مجھے عورتوں کی کوئی حاجت نہیں اس علت کی واضح مثال ہے۔

جہالت وتعصب کے شکار وہ بد باطن اور اسلام دشمن لوگ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف زہر اگلتے ہیں انہیں جھوٹا الزام اور افترا پردازی کرنے سے پہلے اپنے بزرگوں اور عزیزوں کے اعتراف حقیقت پر غور کرنا چاہیے آخر ایسے لوگ انصاف پسندانہ جائزہ تو کریں کہ کتنے غیر مسلم مفکرین بلا جبر واکراہ بغیر کسی طمع ولالچ کے خود اپنی عقلوں سے حقیقت پسندی کا اظہار واعترف کیا ہے۔

اس جگہ چند غیر مسلم مفکرین کی آراء ؑ اس ارادے سے نقل کر رہا ہوں تاکہ کوء غیر مسلم یا ایسے افراد جو اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں اپنے مربی ومفکر کی اعتراف حقیقت کو پڑھ کر راہ راست پر آجائے۔ کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لیے ہی نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ آپ سارے عالم کے بسنے والوں کے لیے نبی ورسول مبعوث کے گئے تھے۔

اب ذیل میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بعض مشہور غیر مسلموں کے اعترافات قلمبند کرتے ہیں:

یہ بات اکثر لوگوں کے علم میں ہوگی کہ 1970 میں امریکہ کا مشہور قانون داں علم طبعیات کا ماہر نہایت قابل وکیل جو علم ریاضی میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتا تھا ممتاز امریکی مصنف ڈاکٹر مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب تاریخ عالم کی سو عظیم ترین شخصیات اور ان کے کارہائے نمایاں کو یکجا کیا ہے فاضل مصنف نے ان عہد ساز شخصیات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو سرفہرست رکھا یعنی اول نمبر پر خود عیسائی ہونے کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیسری بہترین شخصیت قرار دیا۔ آنحضرت صلی اللہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلم دنیا کی تاریخ کی وہ واحد شخصیت ہیں جو مذہبی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں کامیاب وکامران ہوئے، دنیا میں جتنے لوگوں نے انقلابی کام کیے اور کارنامے انجام دیے وہ ان کے بغیر بھی رونما ہو سکتے تھے لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ (ہدایت دنیا کا) کبھی انجام نہ پاتا۔''

فاضل مصنف نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں علمی اعتبار سے ایک سائنس داں ہوں لیکن اس کے باوجود میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تاریخ کے سب سے اعلیٰ شخصیات میں پہلا درجہ عطا کرتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ میرے اس انتخاب پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی سب سے زیادہ ذی اثر شخصیت ہیں بہت سے لوگوں کو تعجب ہوا ہے لیکن میں صاف اعلان کرتا ہوں کہ محمد ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے دنیا سے علم نہیں پایا بلکہ دنیا کو ایسا علم عطا کیا کہ اس جیسا علم نہ پہلے کسی نے عطا کیا اور نہ بعد میں کوئی عطا کرے گا۔"''

حکم چند کمار لکھتے ہیں کہ: ''عالم شباب میں آپ صلی وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شادی کے بعد کئی کئی روز تک گھر سے غیر حاضر رہ کر تزکیہ نفس اور ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت عائشہ کے سوا جتنی خواتین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں، سب کی سب بیوہ تھیں۔ ان حالات پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شادیاں نکاح کی خاطر نہ تھیں بلکہ کسی اخلاقی ذمہ داری کی ادائیگی کی خاطر تھیں۔''

ایک غیر مسلم محقق بی ایس کشالیہ، ای لندن لکھتا ہے:" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت ازدواج کے متعلق بہتان باندھا گیا ہے لیکن یہ محض غلط ہے۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ک ء بیویاں کی تھیں مگر زمانے کے برے رواج کو مٹانے کے لئے اور لوگوں کو ترغیب دینے کے لئے تاکہ وہ لوگ بھی بیوہ، کنواری، باندی اور لاوارث عورتوں کو اپنے نکاح میں لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کی پیروی کریں۔''

سوامی برج نرائن سنیاسی بی اے: حقیقت حال کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حقیقت بہر حال حقیقت ہے۔ اگر بغض وعناد کی پٹی آنکھوں سے ہٹادی جائے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ ان تمام داغ دھبوں سے پاک صاف نظر آئے گا جو بتلائے جاتے ہیں

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدا نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور کائنات میں عالم انسان، عالم حیوان، عالم نباتات، اور عالم جمادات سب شامل ہیں۔ (نقوش رسول صفحہ 487)

کملا دیوی بی اے بمبء لکھتی ہیں:

''اے عرب کے مہا پرش آپ وہ ہیں جن کی شکشا سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور کی بھکتی کا دھیان پیدا ہوا۔ بیشک آپ نے دھرم سیوکوں میں وہ بات پیدا کر دی کہ ایک ہی سمے کے اندر جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کرتے تھے۔

آپ نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچایا اور اس کے حقوق مقرر کیے۔ آپ نے اس دکھ بھری دنیا میں شانتی اور امن کا پرچار کیا اور امیر غریب سب کو ایک سبھا میں جمع کیا۔''

(الامان دہلی 17 جولائی 1932)

مشہور دشمن اسلام ریمنڈ اعتراف حقیقت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس معاشرہ اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں، جس کی نظیر اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد ڈالی جسے تمام کر? ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل واحسان کے کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم مساوات باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت پر مبنی تھی۔''

(نقوش 4/483)

پروفیسر بینوا یونیورسٹی ایڈورڈ مومنٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ان الفاظ میں اعتراف کرتا ہے کہ!

مگر آپ صلی اللہ وسلم کی اصلاحات عظیمہ سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ہم بدھی لوگ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔''

مؤرخ آروینگ، لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں:

''نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلند ترین اخلاق کے حامل، مفکر بے مثال اور بہت ہی صاحب الرائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی۔ آپ بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔''

گاندھی: ''وہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) روحانی پیشوا تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا ایسا جامع اور مانع پیغام نہیں سنایا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے۔''

(ایمان پٹی ضلع لاہور اگست 1936)

ڈاکٹر شیلے:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ اور موجودہ سبھی انسانوں سے افضل اور اکمل تھے اور آئندہ ان کی مثال پیدا ہونا محال ہے۔'' (نقوش رسول)

پروفیسر بارسوتھ اسمتھ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں کہ آپ کیا تھے اور کیا ہو گئے آپ کے پیروکار جن میں آپ نے زندگی کی روح پھونک دی تھی ان لوگوں نے کیا کیا کارنامے دنیا کے سامنے انجام دیئے تو آپ مجھے سب سے بزرگ سب سے اعلیٰ اور برتر اپنے آپ ہی دکھائی دیتے ہیں۔''

انگریز مؤرخ مسٹر تھامس کارلائل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا ہیرو قرار دیتا ہیا ور لکھتا ہے:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند پایہ اخلاق پاکیزہ خیالات اور آپ مقبولیت ومحبوبیت کے نمونہ تھے کیونکہ آپ کے خیالات نہایت پاکیزہ اور نہایت اعلیٰ تھے اور آپ ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے گمراہوں کی ہدایت کے لئے مقرر فرمایا تھا آپ کا کلام خود خدائی کلام تھا آپ نے انتھک کوششوں کے ذریعہ حق کی اشاعت وتبلیغ کی اور دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کے متبعین موجود ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب آپ کی صداقت کا نتیجہ تھا۔''

مزید لکھتا ہے:

''وقت آگیا ہیکہ ہم اسلام پر لغو الزامات لگانے سے باز آجائیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے تعصّبات کو ترک کرنا ہوگا۔ اگر کسی انسان کی پوری زندگی دیانت داری سے تعبیر کی جا سکتی ہے، تو وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں وہ جو محمد (صلی اللہ وسلم) کو طامع، لالچی، اقتدار پسند قرار دیتے ہیں، میں ان سے شدید اختلاف کرتا ہوں۔ جب دنیا جہاں کی نعمتیں اور دولت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں تھی، تب بھی آپ نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ اپنی ضرورت کے لیے بھی جو لیتے وہ بہت معمولی اور حقیر ہوتا، حالانکہ اس زمانے میں (اور اب بھی) حکمران ریاست کے اپنے ہاتھ سے انجام دینا ظاہر کرتا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات سے بلند وبالا تھے۔ ان کی متعدد شادیاں ان بیواؤں سے ہوئیں جن کے شوہروں نے میدان جنگ میں اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں?۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کشادہ دلی سے اپنی حفاظت و پناہ کا حق رکھتی تھیں۔ باقی شادیاں مصلحت کی بنا پر کی گئیں۔ سب سے پہلا ثبوت ان کی پہلی بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ انکی وفا شعاری ہے کہ شروع سے آخر تک اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا، ہلکی سی لرزش بھی نہ ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد اگرچہ انہوں نے متعدد شادیاں کیں لیکن انہیں کبھی نہ بھولے۔ اور آخر وقت تک یاد رکھا یہ محبت بھری یاد ایک شریف الطبع انسان ہی میں ہوسکتی ہے نہ کہ ایک بندہ ہوس میں۔''

ممتاز ہندو ادیب وسیرت نگار سوامی لکشمن پرشاد لکھتا ہے!

''تاریخی واقعات اس شاندار حقیقت پر شاہد ہے کہ سرور کائنات اور ام المومنین کی ازدواجی زندگی کا گلشن عدیم النظیر محبت کے سدا بہار پھولوں کی خوشبو سے ہمیشہ طبلا عطار بنا رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین خدیجہ کی حیات میں دوسرے نکاح کا نام تک نہیں لیا اس پیرانہ سال عورت پر جس کا گلشن شباب پامال عمر ہو چکا تھا ہزار جان سے فریفتہ رہے۔ روحانی محبت کا یہ وہ گلشن ہے جس کے پھولوں میں نفسانیت کی بو نہیں پائی جاتی۔

عورت! س گلدستہ جمال، اس پیکر ناز وادا کی سحر خیز نگاہوں نے کتنے عابدان شب زندہ دار اور کتنے زاہدان ایمان پرست کے جامہ پرسائی کی دھجیاں اکھاڑ کر رکھ دی ہیں۔ ان تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں جب ہم مجسم استقلال واستقامت داعی حق نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں تو حق پسندی کا تقاضا ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ لاریب آپ مامور من اللہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ نور الٰہی سے مطلعِ انوار بنا ہوا تھا اس عقل انسانی کی بلند پروازیوں اور ادراک فلک پیمائیوں سے بھی بلند وبالا قوت جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغام بصیرت افروز سنانے کے لئے نبوت کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرمایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو خواہشات سفلیہ اور جذبات نفسانیہ سے بھی پاک وصاف کر دیا تھا۔''

مشہور مستشرق لین پول لائف آف محمد میں لکھتے ہیں:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ملکوتی صفات سے نوازا تھا، آپ کی روحانی بلندی وعظمت کا کوئی حساب نہیں، اخلاق وعادات میں آپ حد درجہ سادہ تھے، البتہ اپنے معمولات میں بہت محتاط تھے، ان کا کھانا، پینا، ان کا لباس ودیگر استعمال کی چیزیں بہت ہی معمولی وسادہ تھا، آپ کے احساسات بے حد پاکیزہ تھے پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ آپ شرمیلے اور باحیا تھے۔"''

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں آپ کی عظمت کا یوں اعتراف کیا گیا ہیکہ! ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ امی تھے لیکن علمی ذہانت کا وافر حصہ آپ حاصل کر چکے تھے آپ کا مذہب حقیقتاً دین ابراہیم کا اح? تھا،

سہ ماہی ’’دربھنگہ ٹائمز‘‘ نظم نمبر: میری نظر میں

Dr. Ahsan Alam

سہ ماہی ’’دربھنگہ ٹائمز‘‘ دربھنگہ ڈاکٹر منصور خوشتر کی ادارت میں شائع ہوکر روز بروز اونچائیوں کی جانب گامزن ہے۔ اتنی کم مدت میں اس رسالہ نے جتنی مقبولیت حاصل کرلی ہے، بہت کم رسائل کو یہ مقبولیت حاصل ہو پاتی ہے۔ گذشتہ شمارہ ’’اردو صحافت نمبر‘‘ کے فوراً بعد ’’دربھنگہ ٹائمز‘‘ کا ’’نظم نمبر‘‘ قارئین کی خدمت میں پیش کرنا ایک بڑے حوصلے کا کام ہے۔ کئی طرح کی جسمانی، ذہنی اور معاشی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ڈاکٹر منصور خوشتر نے ایک اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کے لئے اسے جتنی مبارکباد پیش کی جائے کم ہے۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ انھوں نے اگلا شمارہ ’’پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی نمبر‘‘ اور اس کے بعد کا شمارہ ’’ممتاز فکشن نگار، ناقد اور صحافی مشرف عالم ذوقی اور ان کی شریک حیات تبسم فاطمہ نمبر‘‘ کا اعلان ’’نظم نمبر‘‘ میں کر دیا ہے۔

مدیر ڈاکٹر منصور خوشتر نے ’’دربھنگہ ٹائمز‘‘ کے نظم نمبر کے حوالے سے اپنے اداریہ میں لکھا ہے:

’’دربھنگہ ٹائمز کا نظم نمبر پیش خدمت ہے۔ ارادے کے مطابق یہ نمبر پچھلے نظم نمبروں کی طرح وقیع نہیں ہو پایا ہے اور جس کا مجھے شدید غم اور قلق ہے۔ اردو کے نظم نگار شعرا پر مضامین لکھنے والے عنقا ہوگئے ہیں۔ ادارے کی طرف سے مسلسل فرمائش کے باوجود جو مضامین سامنے آئے وہ آپ کے سامنے ہیں۔ اکابر نظم نگاروں مثلاً نظیر اکبر آبادی، اقبال، اکبر، جوش، جمیل مظہری، میراجی، فیض احمد فیض، مجید امجد، اختر الایمان، سردار جعفری، وزیر آغا، بلراج کومل، یوسف ظفر، عزیز حامد مدنی، جیلانی کامران، قیوم نظر، ضیاء جالندھری، ندا فاضلی، شہریار، مظہر امام، محمد علوی، عین رشید وغیرہ پر باضابطہ مضامین نہیں ملیں گے، یعنی ایسے مضامین جو بیک وقت ان نظم نگار شاعروں کے فکر ونظر سے بحث کے علاوہ ان کے فنی اور ہیئتی تجربوں سے بھی سروکار رکھیں۔ پروفیسر گوپی چند نارنگ، پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی، نظام صدیقی، پروفیسر محمد توقیر عالم، پروفیسر آفتاب احمد آفاقی، کوثر مظہری، حقانی القاسمی، ڈاکٹر ناصر عباس نیر وغیرہ کے مضامین اس کمی کو پورا نہیں کرسکے ہیں۔‘‘

پیش نظر رسالہ میں پہلا مضمون زبیر رضوی کا ہے جس کا عنوان ’’اردو نظم کے انتخاب‘‘ ہے۔ اس میں موصوف لکھتے ہیں کہ دنیا کی زندہ زبانوں کی طرح اردو زبان بھی ترسیلی میڈیم کے طور پر کئی انداز سے اپنے بولنے اور پڑھنے والوں کے مطالعاتی تقاضوں اور ضرورتوں کی کفیل بننے کا عمل اپناتی رہی ہے، ماضی میں کسی گوشۂ عافیت میں بیٹھ کر کسی نئی کتاب کا ورق ورق مطالعہ، کتاب کے موضوع، مضمون اور اس کی فہم کے زاویوں کو روشن کردیا کرتا تھا اور تب مضامین لکھنے کی تحریک ملتی۔ نظم اور افسانے کے تجزیے کیے جاتے اور پھر مباحث کے باب روشن ہوا کرتے۔ یہ آزادی سے پہلے کے ان برسوں میں ہوا کرتا تھا جب اردو کے تخلیقی ادب کا منظر نامہ بڑا ثروت منداور متحرک تھا۔ آزاد، حالی، شبلی، اکبر الہ آبادی، چکبست، اسماعیل میرٹھی، وحیدالدین سلیم، نظم طباطبائی، عبدالرحمٰن بجنوری، ہاشمی فرید آبادی، سرور جہان آبادی، عزیز اور ثاقب لکھنوی، شوق قدوائی، اختر شیرانی، عظمت اللہ خاں، خوشی محمد ناظر، مقبول احمد پوری اور اندر جیت شرما، اردو کی نظمیہ شاعری کو نئی جہتوں اور وسعتوں سے ہمکنار کر رہے تھے۔ نظم اب وطن دوست اور وطن پرست بھی بن رہی تھی اور نئے خیالات کی نقیب بھی۔

’’جدید نظم کی شعریات پر ایک نظر: کیا ادبی قدر بے تعلق معنی ہے؟‘‘ کے عنوان سے پروفیسر گوپی چند نارنگ نے لکھا ہے کہ اردو میں نظم نگاری کی روایت خاصی پرانی ہے۔ یوں تو ایک اعتبار سے علاوہ غزل کے اردو میں زیادہ تر اصناف مثلاً قصیدہ، مثنوی، مرثیہ، شہر آشوب، گیت سب نظم ہی ہیں۔ یہی حال قطعہ، ترکیب بند، ترجیع بند، مخمس، مسدس، وغیرہ ہیئتوں کا ہے۔ اور تو اور غزل مسلسل کو بھی کئی شعرا نے عنوان قائم کرکے معنیاتی طور پر نظم ہی کی طرح برتا ہے۔ لیکن نظم کا تصور بہ حیثیت ایک آزاد اور مستقبل صنف سخن کے مغرب کیا ثرات کی دین ہے۔ پابند سانچوں میں نظم کا تصور انجمن پنجاب اور حالی و آزاد سے یادگار ہے البتہ پابند نظم نگاری کے فنی مزاج کے تشکیل میں سب سے نمایاں نام اقبال کا ہے۔ ان سے ان کے معاصرین میں چکبست اور درگا سہائے سرور سے اردو شاعری کی تاریخ میں نظم نگاری بطور ایک مستقبل باب کے قائم ہوجاتی ہے۔

پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی اردو زبان وادب کا ایک نمایاں نام ہے۔ اردو کا ہر شائقین ان کے نام سے واقف ہے۔ انھوں نے ’’پابند نظم میں ہیئتی تجربے‘‘ کے عنوان سے ایک مضمون قلمبند کیا ہے۔ اس مضمون میں وہ لکھتے ہیں کہ بند نظم پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے کئی اصناف ایجاد کرنے کا سہرا انور شیخ کے سر بندھتا ہے۔ ان میں خارجیت، عقلیت اور وضاحت پسندی کے ساتھ داخلیت، دروں بینی، اشاریت، غیر قطعیت اور عینی حسن ہے اور ذات کی پنہائیوں میں اترنے کی کوشش ہے۔ اسے منطقی اور صوفیانہ ردعمل کا بھی نام دیا جاسکتا ہے۔ جس کا ادراک روانی، کیف اور جمالیاتی انبساط کا باعث ہے۔ صنف، تکونی، عدالتی ڈراما سے مشابہ ہے جس میں مدعی، مدعا علیہ اور منصف اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

’’جدید نظم کا وجودی سیاق‘‘ کے عنوان سے آفتاب احمد آفاقی لکھتے ہیں کہ اردو کی جدید نظمیہ شاعری میں حریت وفکر نظر کو بہ طور خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہ آزادی صرف منفی رویّوں نیز برائی اور بدی کے خلاف ہی نہیں بلکہ اچھائی اور نیکی کے انتخاب میں بھی کلیدی رول ادا کرتی ہے۔ ان نظموں میں اثبات ذات اور وجود کے لیے آزادی بے حد ضروری ہے۔ ٹھیک اُسی طرح جس طرح وجودیوں کے یہاں آزادی کے بغیر وجودیت کا اثبات ممکن نہیں۔ یہاں انسانی ذات کی ٹوٹتی اور بکھرتی اقدار سے رنج وغم تو پیدا ہوتے ہیں لیکن اس کے جوش وعمل اور آگہی، روحِ انسانی کو ایک نئے جہان امکانات سے آشنا کرتے ہیں، جو انسانی وجود کے اثبات کو ایک وقار و معیار عطا کرنے کے لیے لازمی عناصر ہیں۔

معروف اور منفرد انداز کے ناقد حقانی القاسمی نے ’’اکیسویں صدی میں اردو نظم‘‘ کے حوالے سے ایک پُرمغز مضمون تحریر کیا ہے۔ اپنے اس مضمون میں نظم کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

’’اکیسویں صدی کا نظمیہ منظر نامہ، بیسویں صدی سے زیادہ مختلف نہیں ہے، کیوں کہ ان نظموں کا ذہنی سلسلہ اسی پرانی صدی سے جڑا ہوا ہے، جس صدی نے نئی نظم کو نئے امکانات اور آفاق عطا کیے تھے۔ میراجی، ن م راشد اور اختر الایمان جیسی مشعلیں روشن تھیں۔ فیض، مخدوم، مجید امجد، خلیل الرحمٰن اعظمی اور عمیق حنفی جیسے سنگ نشاں موجود تھے، جنھوں نے نظم کو نئی وسعتوں سے ہم کنار کیا۔ ان کے بعد جو نسل آئی اس نے ذرا اپنا رنگ وآہنگ بدلا اور نئی نظم کی شہرت اور استحکام عطا کیا۔ نظمیہ شاعری پر محیط کئی انتخاب بھی سامنے آئے، جن میں 1967ء میں شمس الرحمٰن فاروقی اور حامد حسین حامد کا مرتب کردہ ’نئے نام‘ 1972 میں خلیل الرحمٰن اعظمی کا مرتبہ انتخاب ’نئی نظم کا سفر‘، سید احمد شمیم اور شمس فریدی کا گلوب اور زبیر رضوی کا ’نئی نظم‘ (2007) قابل ذکر ہیں۔‘‘ (ص:107)

معروف ناقد اور شاعر ڈاکٹر جمال اویسی کا دو مضمون اس شمارہ میں شامل ہے۔ پہلا مضمون ’’ن۔م۔ راشد کے تعلق سے چند باتیں‘‘ اور دوسرا مضمون ’’علامہ جمیل مظہری (بحیثیت نظم نگار) کے عنوان سے ہے۔ علامہ جمیل مظہری کی نظمیہ شاعری کے حوالے سے ڈاکٹر جمال اویسی لکھتے ہیں:

’’جمیل مظہری کی نظموں اور غزلوں کا مرکزی کردار انسان اپنی آرزوں اور امنگوں کی ترجمانی کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اس قسم کی شاعری صاف طور پر یہ بتانے کی کوشش کرتی ہے کہ انسان کائنات کا ایک بڑا فینو مینا ہے اس کے باوجود تقدیر کے جبر کا شکار ہے۔ اس کے اندر لامحدود امکانات ہیں اس کے باوجود چند مسلمات کو ماننے پر مجبور ہے۔ اسی نوع کے فکری تصادم سے جمیل مظہری کی شاعری جنم لیتی ہے۔‘‘ (ص:283)

ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی ’’مظہر امام کی نظمیں: حقیقت اور رومان کا آمیزہ‘‘ کے عنوان سے ایک جامع مضمون تحریر کیا ہے۔ اپنے مضمون میں وہ لکھتے ہیں کہ ’زخم تمنا‘ کی نظمیں مایوسی اور قنوطیت کے باوجود بنیادی طور پر رومانی ہیں۔ اس لئے ترقی پسندوں میں شامل ہوکر بھی مظہر امام اپنی نظموں کو نعرہ یا پروپگنڈہ کی شکل نہیں دے سکے ہیں۔ ان میں ترقی پسند نظم نگاروں کے برعکس وضاحت بیان کے بجائے رمزو ایما سے کام لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں فیض احمد فیض اور مظہر امام میں بڑی مماثلت دکھائی دیتی ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ فیض نے اپنی شاعری کا آغاز براہ راست ترقی پسندی سے نہیں کیا بلکہ بنیادی طور پر ایک رومان پسند شاعر ہیں۔ قریب قریب یہی صورت حال مظہر امام کی بھی ہے۔ ان کی ابتدائی شاعری پر رومان کی خوبصورت فضا سایہ فگن ہے مگر وہ فضا تصوراتی اور خیالی نہیں ہے۔ ان کے احساسات وجذبات میں بلا کی سچائی ہے اور یہی سچائی انہیں فیض کے قریب کردیتی ہے۔

’’عبدالغفور شہباز اپنی نظموں کے آئینے میں‘‘ عنوان سے ڈاکٹر امام اعظم نے بڑی عمدہ گفتگو کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ پروفیسر عبدالغفور شہباز کی ادبی خدمات پر متعدد تحقیقی مقالے مختلف عنوانات سے رسائل وجرائد میں اور کچھ قلم کاروں کی کتابوں میں دستیاب تو ہیں، مگر اردو زبان و ادب کی ارتقائی تاریخ کے تسلسل سے یہ کڑی غائب ہے۔ اس لیے گردشِ زمانہ نے موصوف کی ہمہ گیر شخصیت کو دھیرے دھیرے علمی و ادبی حلقوں میں فراموش کردیا۔ اس نوع کی شخصیت سے بے اعتنائی برتنے سے ادبی سلسلہ کے ارتقا کی کڑیاں گم ہوجاتی ہیں اور خلا محسوس ہوتا ہے۔ عبدالغفور شہباز نے نئی اور پرانی قدروں کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کا کام کیا۔ فرنگی عہد کے دوران پنپ رہے مختلف نظریات اور ذہنی رویے کے مابین مثبت پہلوؤں کی جستجو اور منفی پہلوؤں سے گریز کی ترغیب دی۔ شہباز نے نثر ونظم دونوں میدان میں قلم کو علم بنایا۔ کہیں بھی رنجش یا ارتعاش، جھنجلاہٹ اور تلخی کے عناصر ان کی تحریروں میں دیکھنے کو نہیں ملتیں۔

ان حضرات کے علاوہ پروفیسر حنیف کیفی، نظام صدیقی، احمد سہیل، پروفیسر محمد توقیر عالم، کوثر مظہری، ڈاکٹر سید احمد قادری، ڈاکٹر سیفی سرونجی، قاسم امام، ڈاکٹر مقبول احمد مقبول، ایم نصر اللہ نصر، ڈاکٹر بی محمد داؤد محسن، وہاب اعجاز خان، بدر محمدی، غلام نبی کمار، ڈاکٹر محمد شاہد، ڈاکٹر مستفیض احد عارفی، ڈاکٹر صالحہ صدیقی کے مضامین دلچسپ اور معلوم افزا ہیں۔

ان مضامین کے علاوہ کتابوں پر تبصرے اور خیال آباد عنوان کے تحت کئی اہم قلمکاروں کے خطوط شامل اشاعت ہیں۔ ایک بار اتنا جامع رسالہ منظر عام پر لانے کے لئے اس کے مدیر ڈاکٹر منصور خوشتر کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد۔

کورونا کہاں سے اور کیسے شروع ہوا؟ عالمی ادارہ صحت کی نئی رپورٹ جاری

پی ایس آئی

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے کہا ہے کہ ان کی جانب سے کورونا کے آغاز پر کی جانے والی دوسری تحقیق بھی بے سود ثابت ہوئی اور اس بات کے مستند شواہد نہیں مل سکے کہ وبا کہاں سے اور کیسے شروع ہوئی؟

خبر رساں ادارے ’رائٹرز‘ کے مطابق عالمی ادارہ صحت نے 9 جون کو کورونا کے آغاز پر کی جانے والی دوسری تحقیق کے نتائج کے حوالے سے بتایا کہ چین کی جانب سے انتہائی کم ڈیٹا مہیا کرنے کی وجہ سے تحقیق سود مند ثابت نہ ہوسکی۔

ادارے کے مطابق چوں کہ جس وقت کورونا کا آغاز ہوا، اس وقت لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ وہ کیا بیماری ہے، اسی وجہ سے اس کا ابتدائی ڈیٹا ملنا مشکل ہے اور یہ جاننا بھی مشکل بن چکا ہے کہ وبا کیسے اور کہاں سے شروع ہوئی؟

عالمی ادارہ صحت نے تسلیم کیا کہ بار بار درخواستوں پر اگرچہ چین نے مزید ڈیٹا فراہم کیا، تاہم اس باوجود دستیاب ڈیٹا سے اس بات کا پتا نہیں لگایا جاسکتا کہ کورونا کہاں سے اور کیسے شروع ہوا؟ نئی رپورٹ میں بھی بتایا گیا ہے کہ زیادہ تر امکانات یہیں ہیں کہ کورونا جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا اور عام خیال بھی ہے کہ یہ چمگادڑوں سے منتقل ہوا، تاہم اس حوالے سے مستند طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

یہ بھی پڑھیں: کورونا وائرس کا آغاز کیسے ہوا؟ اب تک کی مستند تحقیق سامنے آگئی

ڈبلیو ایچ او کے مطابق کورونا کے آغاز کی تحقیق میں شامل مختلف ممالک کے ماہرین نے کورونا کے کسی لیبارٹری میں تیار کرکے انسان میں منتقل کرنے کے خیال کو اگرچہ یکسر مسترد نہیں کیا، تاہم زیادہ تر کا خیال تھا کہ اس میں کوئی سچائی نہیں۔

عالمی ادارہ صحت گزشتہ تین سال سے یہ تحقیق کرنے میں مصروف ہے کہ کورونا کہاں سے اور کیسے شروع ہوا؟ تاہم ہزاروں ڈالر خرچ کرنے اور کئی ماہ کا عرصہ لگائے جانے کے باوجود ادارہ نتیجہ خیز تحقیق کرنے میں ناکام ہوچکا ہے۔

ادارے نے ابتدائی طور پر 2020 میں ہی مختلف ممالک کے ماہرین پر مشتمل ٹیم کو چین بھیج کر تحقیق کرنے کا اعلان کیا تھا، جس نے کئی ماہ تک ڈیٹا کا جائزہ لینے کے بعد مارچ 2021 میں بے سود رپورٹ جاری کی تھی، جس میں اس بات کو مکمل طرح واضح نہیں کیا گیا تھا کہ اصل میں کورونا وائرس کہاں سے شروع ہوا؟

مارچ 2021 میں جاری کردہ تحقیق پر خود عالمی ادارہ صحت سمیت دیگر 14 ممالک نے بھی اعتراضات اٹھا کر اسے نامکمل قرار دیا تھا، جس کے بعد اکتوبر 2021 میں ڈبلیو ایچ او نے مزید ٹیمیں بنا کر تحقیق کرنے کا اعلان کیا تھا۔

اور اب دوسری بار بھی مذکورہ معاملے پر جاری کردہ رپورٹ میں کسی چیز کی وضاحت نہیں کی گئی، البتہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ کورونا جانوروں اور خاص طور رپ چمگادڑ سے انسانوں میں منتقل ہوا ہوگا۔

عالمی ادارہ صحت نے مذکورہ معاملے پر مزید تحقیق جاری رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ثابت کرنا انتہائی اہمیت رکھتا ہے کہ کورونا کہاں سے اور کیسے شروع ہوا؟

Over 68 pc candidates forfeit security deposit in 43 seats across Jammu, highest of PDP

Jammu: In 43 assembly segments of Jammu region, 68.53 per cent candidates including almost all of the PDP and BSP forfeited their security deposits.These candidates failed to secure a minimum of one-sixth of the total valid votes and lost their security deposits.Several candidates of J&K Apni Party, Democratic Progressive Azad Party (DPAP), Shiv Sena (Uddhav Balasaheb Thackeray), both factions of National Panthers Party along with eight candidates of the Congress and one of the BJP also forfeited their security deposits, the constituency-wise results released by the Election Commission said.Incidentally, 164 of the total 356 candidates in the fray from the 43 assembly seats of Jammu region got less votes than none of the above (NOTA), which gives an option to voters to reject all candidates in a constituency.

The National Conference (NC)-Congress coalition, including the CPI(M), swept the first assembly elections post-abrogation of Article 370 by winning 49 seats with the regional party gaining a total of 42 seats.While NC tally included seven seats in the Jammu region, the Congress won one seat in Jammu and five seats in Kashmir. The CPI(M) has won one seat, which is in Kashmir.The BJP emerged the second largest party after the NC by winning 29 seats -- all in the Jammu region -- which is its best-ever performance.An analysis of the 43 results of the Jammu region revealed that out of 356 candidates in the fray, 244 have forfeited their security deposits.

Barring Qamar Hussain from Thanamandi and Imtiaz Ahmed Shan from Banihal who had managed to save their security deposit by getting 21,986 and 27,018 votes respectively, none of the Peoples Democratic Party's (PDP's) 32 other candidates were able to secure their deposits. Majority of them have even got less votes than the NOTA.Thanamandi seat was won by NC rebel candidate Muzaffar Iqbal Khan by defeating his nearest rival Mohd Iqbal Malik of the BJP by a margin of 6,179 votes. Khan polled 32,645 votes against Malik's 26,466 while PDP's Hussain, a former MLA, ended up a distant third.

Similarly, the Banihal seat was won by NC's Sajjad Shaheen who defeated former state Congress president and former minister Vikar Rasool Wani by a margin of 6,110 votes after bagging 27,018 votes. Shan ended up third while BJP's Mohd Saleem Bhat along with four others lost their security deposits.Prominent faces among the PDP who lost their security deposit included former MLC Firdous Ahmad Tak who only got 997 votes out of total 60,524 polled votes in Kishtwar constituency. The BJP's lone woman face Shagun Parihar defeated former NC minister Sajjad Kitchloo by a slender margin of over 500 votes on Kishtwar. Parihar, whose father and uncle were killed by terrorists in November 2018, polled 29,053 votes.

The BSP has fielded over two dozen candidates across Jammu region but barring its Kathua candidate Sandeep Majotra none of them made any impact on the ground. Majotra finished runner up from the constituency losing to BJP's Bharat Bhushan by a margin of 12,117 votes after securing 33,827 votes.Majority of the BSP leaders also polled less votes than NOTA.Overall, the votes polled by NOTA edged past 164 candidates across the 43 constituencies of the Jammu region.The DPAP, facing its first assembly election after being formed by former chief minister Ghulam Nabi Azad in September 2022, also failed to woo the voters. Its senior leader and former minister Abdul Majid Wani ended up fourth from Doda by getting only 10,027 votes, which is way short of maximum requirement to save the security deposit.

The seat was won by district development council member Mehraj Malik for the Aam Aadmi Party (AAP) which has opened its account for the first time in the J&K assembly. Malik polled 23,228 votes, defeating BJP's Ganjay Singh by a margin of 4,538 votes. NC leader and former minister Khalid Najib Suharwardy was third and narrowly saved his security deposit by getting 13,334 votes.Several other AAP and DPAP candidates not only lost their security deposit but also secured less votes than NOTA.Former minister and J&K Apni Party leader Manjit Singh managed to save his security deposit by getting 13,161 votes and ending up third in Vijaypur constituency which was retained by former BJP minister Chander Prakash Ganga who got 32,859 votes against NC's Rajesh Kumar Pargotra's 13,819 votes.

However, Singh's other colleagues were not lucky to save their deposits and were among the 164 candidates who scored less than the votes polled by NOTA.Most of the 123 independents also failed to make a mark with the majority of them ending up forfeiting their security deposits. However, the NC rebel candidates - Choudhary Mohammad Akram (Surankote), Payare Lal Sharma (Inderwal), Rameshwar Singh (Bani) - and Congress rebel candidate Satish Sharma (Chhamb) won their seats by defeating their rivals.

SMVDSB expands Healthcare with Pradhan Mantri Bhartiya Janaushadhi Kendra at Bhawan

Unveils Virtual Darshan of the Holy Pilgrimage

Katra, October 9: In a pursuit to enhance quality healthcare services for pilgrims, employees of Shrine Board and allied agencies deployed in Bhawan and surrounding areas, Shri Mata Vaishno Devi Shrine Board's Chief Executive Officer, Anshul Garg, today inaugurated the Pradhan Mantri Bhartiya Janaushadhi Kendra (PMBJK) at Bhawan during the ongoing Shardiya Navratras as per the directions of Shri Manoj Sinha, Hon'ble Chairman, SMVDSB (Lt. Governor, JK-UT).

The newly established PMBJK at Bhawan aligns with the Government of India's vision to provide affordable quality medicines and healthcare products. This initiative benefits lakhs of pilgrims visiting the Shrine annually and officials in the area by offering easy access to generic medicines, medical devices and essential healthcare products at affordable prices thereby making quality healthcare more accessible to all.

The Chief Executive Officer reaffirmed the Board's endeavor to enhance healthcare infrastructure along the pilgrimage route by ensuring that pilgrims experience spiritual fulfillment and receive affordable medical care when needed. He emphasized that affordable healthcare is a vital aspect of the pilgrimage and the Board is proud to offer this service at the pilgrimage destination. The PMBJK will significantly bolster the healthcare ecosystem by providing a holistic approach to pilgrims' well-being. This initiative enables pilgrims and employees to access high-quality medicines at economical rates without compromising on quality and efficacy.

CEO underscored that Shri Mata Vaishno Devi Shrine Board reiterated its mission of delivering services that go beyond religious aspects by catering to the overall well-being of society. The CEO assured that the Board will continue its efforts to provide world-class facilities and extend its healthcare, education and welfare programs in the region.

Notably, to cater to the medical needs of the pilgrims, seven fully functional medical units having modern medical equipments are being run by the Board at various strategic locations along the track to attend any medical exigency round the clock. Standby ambulances are also available for immediate shifting of patients to the referred Hospital for specialized medical attention. Besides, there is a Govt. Community Hospital at Katra and about 09 Km from Katra, a 300 bedded tertiary care Hospital of the Shrine Board is also available to attend all medical needs of the pilgrims (at cost to Board). Additionally, nine cloud-enabled state-of-the-art Health ATMs along the revered pilgrimage track and one Telemedicine Studio at Shri Mata Vaishno Devi Narayana Superspeciality Hospital (SMVDNSH), Kakryal has also been made functional by the Board for the facilitation of the pilgrims.

Earlier, the Chief Executive Officer also unveiled the Durlabh Darshan Kendra, a collaborative initiative with TechXR Innovations Pvt. Ltd., offering pilgrims a complimentary 11-minute virtual reality experience of the entire Shri Mata Vaishno Devi pilgrimage during Shardiya Navratras. Using VR headsets, devotees can immerse themselves in the sacred journey, encompassing the entire route, Aarti, and Holy Pindis darshans, fostering a profound spiritual connection without extensive time commitments. Building on last year's launch of virtual darshan through the natural cave, this innovative technology enhances the pilgrimage experience by providing a real accessible and immersive spiritual encounter for devotees.

CBC's Three day outreach programme on Mission Life continues in Kargil

Kargil, October 9, 2024:
The three day Integrated Communication and Outreach Programme being organised in Kargil by the Central Bureau of Communication, Ministry of Information and Broadcasting, Government of India, continued on Wednesday here at the Syed Mehdi Memorial Auditorium. The objective of the programme is to raise awareness on sustainable development, cleanliness, balanced nutrition and new government initiatives under Ek Bharat Shreshtha Bharat. Resource persons from the departments of Agriculture and Horticulture provided comprehensive information on organic farming, technology-driven agricultural advancements, and available government schemes for incentivization and employment generation. They encouraged participants to explore these opportunities for community development.

Speakers from the Wildlife, Education,Employment and Counselling departments also shared detailed insights on various government initiatives aimed at enhancing livelihoods and protecting the environment.
A documentary showcasing the rich biodiversity of the Ladakh region was also screened for the participants. Ghulam Abass, Director CBC J&K & Ladakh region, emphasized CBC's role in conducting outreach programmes across Ladakh region with a focus on reaching the remotest areas to ensure an informed and empowered citizenry.
A theme based quiz competition was also held during the day with winners receiving mementos and commendation certificates. The cultural troupes empanelled with CBC J&K presented thematic skits and musical performances providing wholesome infotainment to the audience.
The event saw an enthusiastic participation from students, resource persons and local residents on second consecutive day as well.
Shahid Mohammad Lone, Field Publicity Officer, CBC Anantnag, delivered the welcome address, while Naseer Ahmad Rather, Field Publicity Officer, CBC Srinagar presented vote of thanks concluding the day's proceedings.
It was informed that on Thursday - the concluding day, the outreach programme will further engage the participants with discussions on themes like Ek Bharat Shreshtha Bharat and the New Criminal Laws.

"Mr. Rao thanks the voters of 52-Doda Assembly Constituency for their support & Vote to Mehraj Malik."

Jammu, Oct 9
Only AAP can douse the venomous atmosphere in the Country in General & J&K-UT in particular -Rao
Jammu, Oct 9: Mr. Kuldeep Kumar Rao, Sr. AAP leader in a press statement issued here has sincerely thanked the voters of 52-Doda Assembly Constituency for their wholehearted physical, moral, ethical & financial support to a poor, educated, awakened, courageous, out spoken & selfless son of the soil- Mr. Mehraj-Ud-Din Malik as a Member of Legislative Assembly, rejecting the old spent forces of traditional political Parties for bringing holistic change & a new meaning to politics of service to the people.

Mr. Rao said that the AAP has taken its birth to the service of common man, the workers, laborers, farmers & exploited class of the society. Mr Rao congratulated Delhi & Punjab people for their wisdom & foresightedness who voted Kejriwal to serve the people, who has, because his visionary pro- people

politics & programs, revolutionized & galvanized the Delhi UT & given a new concept of governance in politics-i,e; "governance to serve & not to rule", Mr. Rao said & added that Delhi type of governance is a death blow to communalism & hate policy of certain Political Parties. Mr. Rao further said that only Aam Aadmi Party, with its magical Policies & Programs, has the capacity to douse the venomous situation created in the country by the BJP. He said that nationally famed & world acclaimed progress in Education & Health Sectors- irrespective of caste, creed & colour across all sections of society, can surely go a long way in dousing the venomously charged communal atmosphere because 40 % of the total- allocation of the budget in Delhi has been allocated for Education & Health sectors, which alone can galvanize the ground situation, he said.

Mr. Rao, further said that a very dangerous trend is going rounds in politics these days. All traditional Political Parties are spreading the massage that if such & such Parties comes to power than such & such religion groups will be targeted. It is totally a false agenda being spread by these traditional political parties only to mislead poor people. The need of the hour is to expose all these tradition political parties for playing caste base politics. The present situation in the country in general & J&K in particular is due to the corrupt & caste base politics being played by all these traditional political parties. The need of the hour is to unitedly irrespective of caste, creed, colour or religion or regional should expose and vote against them. No Hindu, Muslim, Sikh are safe in this corrupt & caste base politics.

JCB India launches its most fuel-efficient Tracked Excavator

Jammu, 9th October 2024:
India's leading Manufacturer of Earthmoving and Construction Equipment, JCB India, today launched its JCB NXT 215 LC Fuel Master Tracked Excavator at its state-of-the-art factory in Pune. In addition to its introduction to the domestic market, the machine will also be exported to countries around the world.
The JCBNXT 215 LC Fuel Master has been extensively engineered to reduce fuel consumption by 14% compared to the previous model. It has been tested for demanding working cycles for Indian operations and significantly benefits customers through reduced operating costs.
This has been possible through optimised Hydraulics using JCB's Intelliflow Hydraulics technology. The machine now gives real-time fuel consumption data through the onboard interface screen as well as over LiveLink which is JCB's innovative remote monitoring solution. Improvement in fuel efficiency can lead to an estimated savings of Rs. 2.90 Lacs per year, a direct saving for JCB's customers. In addition to this, new feature of auto engine long idle stop avoids wastage of fuel wastage in case engine is idling for long.
Speaking at the event, JCB India CEO and Managing Director, Mr. Deepak Shetty said, "Innovation has been the cornerstone of our operations in India for over four decades. This new machine has been engineered to enhance the profitability of our customers through a significant reduction in fuel consumption of 14%. It will lead to a better return on their investments in today's competitive working environment"
This new machine is also 5% more productive and comes with a Power Boost function to perform in tough applications. It has a quieter engine compartment which makes operations comfortable and fatigue-free. The machine is also designed to give strong performance in Rock Breaker applications. LED lights have been introduced for brighter work.

Amway India Strengthens Efforts to Safeguard Consumer Wellbeing and Support its Distributors

Jammu, Oct 9: Demonstrating its unwavering commitment to safeguarding both consumer and distributor interest and wellbeing, Amway India, one of the leading companies supporting health and wellbeing, initiated a robust awareness campaign to educate stakeholders on the unauthorized sale of its products. The comprehensive strategy involves efforts to educate stakeholders against the risks involved, enhance supply chain monitoring, stringent measures against the offenders, and targeted support sessions and resources for authorized distributors. The move reinforces Amway's dedication to consumer protection by ensuring they get authentic Amway products and associated benefits when purchased through Amway distributors or official Amway website only. Unauthorized selling is not limited to direct selling only. Many companies are battling with this issue where products are often distributed through unofficial channels such as e-commerce platforms or third-party sellers, undermining product authenticity and consumer safety. Amway India, in its commitment to consumer safety and product integrity, is actively fighting against unauthorized selling to protect its consumers from potentially counterfeit and harmful products. Unauthorized sellers often bypass the stringent quality control measures that Amway India implements to ensure every product reaching the consumer meets the highest standards. It not only puts the consumers at risk but also undermines the trust and hard work of the dedicated Amway distributors. The company follows a Zero Tolerance Policy against unauthorized selling, which includes clear guidelines and actions to the extent of suspending or terminating distributors involved in unauthorized sales and ensures that authentic Amway products are available only through Amway-authorized channels.Amway India ensures uncompromised quality and authenticity by exclusively distributing its products through authorized channels, which are through Amway Distributors and its official website (www.amway.in). The company strictly prohibits sales through shops, supermarkets, brokers, dealers, or any other third-party e-commerce platforms and does not guarantee the authenticity or quality of products from these sources. All Amway products in India are labelled 'Sold only through Amway Direct Selling Partners' to affirm their authenticity and quality. By purchasing from official sources, consumers are assured of world-class product quality backed by a money-back guarantee for any issues, and the benefit of need-based recommendations provided by the authorized distributors. Amway's commitment to transparency allows customers to trace product journeys from raw material to finished goods, reinforcing the brand's dedication to safety and overall wellbeing. To support distributors in addressing customer queries, Amway provides comprehensive resources ensuring accurate information sharing. The company educates its distributors and their customers about unauthorized sales risks through social media campaigns, legal notices in newspapers, and warning messages on the website, in addition to exclusive sessions for Amway distributors by the compliance team.Furthermore, in its continuous efforts to make its products accessible faster, Amway India has strengthened its delivery network. Now spanning 17000+ pin codes, Amway has managed to manage the average delivery time of 1.6 days, with a staggering 87% of orders in metro cities now reaching customers within just 24 hours. This focus on last-mile delivery not only enhances customer satisfaction but also effectively undermines the appeal of unauthorized sales.

KU Hosts U -17 Indian National Football Team

Srinagar, Oct 09: As a goodwill gesture and providing international exposure to budding footballers, University of Kashmir, on Wednesday hosted U-17 Indian National Football team for an exhibition cum friendly match at Ground 'B' of the Varsity. This is a momentous occasion for entire University to host a National team, which has excelled and proved their mettle at International level championship.

In line with the visionary idea of Hon'ble Prime Minister, Shri. Narendra Modi of taking sport activities to every nook and corner of the country, University of Kashmir is taking a lead in promoting sports activities for the students enrolled with University and its affiliated colleges across valley. The Indian U-17 Football team has been provided the basic amenities by Varsity to carry out their intermediate high altitude training in view of forthcoming International competitions in pipeline.

An exhibition cum friendly match was played between Varsity's Football team, and U-17 Indian Football team. Both teams exhibited their football prowess during course of the game in allotted time. The match was played to provide a flip to University sports culture, and as a booster to enhance morale of athletes at large to showcase their talent.

Hon'ble, Vice Chancellor, Prof. Nilofar Khan presided over the function as chief guest. She was impressed to witness a thrilling performance from both teams in a highly competitive game, which went goalless. While speaking on the occasion, she congratulated U-17 Indian Football team for winning the recently concluded SAFF Championship held in Bhutan. University of Kashmir has a robust sports ecosystem in terms of coaching staff and state of art facilities for the students to execute their practice and thereby winning laurels for the Varsity in general and Country in particular. She also conveyed her best wishes to young players representing U-17 Indian Football team for having qualified for AFC Qualifiers. Dean Academic Affairs, Prof. Shareef U Din Peerzada was also present on the occasion, highlighted the role of professional players in grooming young talented footballers of the Jammu & Kashmir. Registrar, Prof. Naseeer Iqbal, remarked that University of Kashmir is working tirelessly in providing best facilities to players for displaying their talent at various levels of competition in various disciplines.

Valmiki Samaj and Jat Samaj made BJP win in Haryana --Chandel

Jammu 9 October/Senior Hindutva BJP leader Guruji Raju Chandel was seen distributing jalebis at the BJP Delhi headquarters while celebrating the victory in Haryana. Talking to journalists on this occasion, he said that our country's great scientist Bhaiya Pappu sometimes promises the people of the country that gold will be made from potatoes and sometimes he says that jalebis will be made from machines and when Bhaiya Pappu was seen losing in Haryana, he forgot to buy the jalebis booked from the Halwais. He had booked jalebis in advance from the Halwais to come to Haryana and the Halwais made thousands of tons of jalebis and Pappu Bhaiya and his team did not come to pick them up and forgot to give them money. Therefore, all of us Sanatani BJP leaders did not let the farmers of Haryana suffer any loss and bought all their jalebis and this time instead of laddus, we fed jalebis to all the workers and the public. On this occasion, he claimed that the population of Valmiki Harijan community in Haryana is 25 percent. They and the Jat community together have made the BJP win with a huge majority. Not a single vote of the Valmiki Harijan community was allowed to go here and there in the Haryana assembly elections. The Valmiki community directly voted for the BJP. While answering the questions of the journalists, Mr. Chandel said on the Jammu Kashmir issue that due to some Jai Chands, we have lost in Jammu Kashmir and because of them it seems that if the situation remains like this, then there can never be a Hindu Chief Minister in Jammu. And it is a matter of happiness that we have created history by winning the maximum number of assembly seats in Jammu province.

Editor in Chief G.M. Shan, Associate Editor: M. Farooq
Assistant Editor: Ms. Rehana, Photo Editor: Hilal Sadiq Shaan
Print & Published by G.M. Shan
Printed at: Offset Printer 19-A, Wazarat Road, Jammu-180001

Ten years of Swachh Bharat: The road ahead

B K Singh

From improved groundwater quality to managing solid and liquid waste, the mission's impact has been substantial, but the journey towards a cleaner India must continue

Swachh Bharat Abhiyan was launched by PM Narendra Modi on the occasion of Gandhi Jayanti in 2014. The mission has completed ten years and during this period 120 million families have been provided access to safe sanitation at their homes. The rural household latrines have transformed the lives of the masses, especially about human health and well-being. It has cut open defecation and UNICEF's report in 2018 indicates that there is a saving of 5.2 per cent of GDP in a year on this count. The other observed benefits are preventing pollution of groundwater, less infant mortality and better attendance for girl children in schools. Though nearly 4000 cities are certified to have maintained hygiene and cleanliness, the challenge for users and managers is to keep it all functional and used continuously.

The golden decade of Indian sanitation is being celebrated this year starting from 17th September 2024 (PM's birthday) to 2nd October 2024, Gandhi Jayanti. Let me examine in this piece as to what are the hits and misses of the mission and also indicate the possible roadmap for the future. Civic agencies and local bodies have done their bit for the success of the mission. The annual ranking of city corporations on this front has made them highly competitive. Cities like Indore, Mysuru and Lucknow and several others have secured high ranks, which has induced other city corporations to do more work for better ranks. The segregation of solid wastes into wet and dry has taken a big leap. The processing of urban wastes which used to be 18 per cent in 2014 has gone up to 80 per cent today. The management of solid waste disposal sites has remained a challenge. The generation of electricity and biofuel from dry wastes has not picked up as yet. However, use of the wet wastes to generate compost and biogas is relatively better performing. More innovation, use of technology and investment can be a game changer. The bigger problem is the management of nearly 220 million tonnes of waste in the landfills around many cities. Mountains of garbage at Ghazipur, Okhala, Bhalswa and Bandhwari in and around the national capital have been engaging the attention of governments, experts and Courts for quite some time, but no workable solution has been found.

Liquid wastes are a more serious problem. The civic agencies allowing sewage to flow through open drains have to ensure that all such drains are concealed, lest the sewage mixes with the flood water and can find its way into urban water bodies. Further, the sewer lines carrying household sewage and the soak pits are to be periodically checked and repaired so that no leakage takes place and underground aquifers are not contaminated. A sewage treatment plant (STP) provided at the inlet point of a water body should be functional and no untreated sewage should be allowed to ingress into the water body without treatment. Local bodies and municipalities must ensure that individual houses do not connect their sewer line to stormwater drains.

Directorate of Horticulture

Office of the Horticulture Information and Publicity Officer Jammu

Gole pully, Talab- Tillo,Jammu
(Email ID: hipojam@gmail.com, Fax No.2501219)

P U B L I C N O T I C E

Important message for fruit growers of Jammu Division for October 2024

The fruit growers of Jammu Division are hereby advised to adopt the following cultural and preventive measures during the month of **October 2024** for better management of their orchards.

General:

1. Prepare the land rich in organic matter for planting Strawberry runner in raised beds.
2. The basins of Fruit trees should be kept clean and sprouts/suckers be removed.
3. Check wooden stakes giving support to young plants for upright growth.
4. Irrigate the fruit plants as per need depending upon soil and plant requirements.
5. Plough the land between rows to loosen the soil for aeration and to control various insect and pests.
6. Use insect traps such as light traps, yellow pan sticky traps and pheromones to check insect-pests attack.
7. Use Bio-control agents such as Trichoderma to control soil borne diseases.
8. Use Bio-fertilizers like Azotobactor, Azosphyrillum, Phosphobacteria, etc. to enhance soil fertility.
9. Vermicompost should be added in the soil to enrich soil with macro and micronutrients thereby strengthening and increasing water holding capacity of soil.
10. For the control of Mango Malformation, remove all malformed oarts from the Mango plants and spray NAA @ 200ppm i.e.,0.2 ml / liter of water followed by spray of Carbendazim @ 1gm / liter of water or Potassium Metabisulpate @ 60 gms per 100 liters of water at 15 days interval.
11. Prune overcrowded and over lapping branches and spray copper oxychloride @ 3gm per liter of water.
12. Go for flooding of orchards to destroy the eggs of Mealy Bugs.
13. In Citrus, Spray Dimethoate @ 1 ml/liter or Imidacloprid 18.7 SL @ 3ml in 10 liter of water or Neem oil@ 5ml in 1 liter of water against Leaf Miner / Fruit Sucking Moth, if required.
14. In Guava orchard, ensure drenching of basins in Wilt affected areas with Carbendazim @ 1gm / liter of water.
15. Collect and destroy fallen and infested Guava fruits.
16. In Ber, remaining half dose of fertilizers i.e., FYM @ 25kg, Urea @ 500g and MOP@ 50g per plant be applied during the month in irrigated areas.
17. Repeat spray against Powdery Mildew with Dinocap @ 0.5ml/liter or Wettable Sulphur @ 2 gm/liter of water.
18. In Stone fruits (Peach, Plum, Apricot), ensure clean cultivation of fruit orchards through ploughing / tractorization.
19. Start slight pruning of stone fruit trees in last fortnight followed by application of White Lead paint to cut surfaces.

FRUIT PLANT NURSERIES

1. Transplant the successful layered shoots of Litchi & Guava in polybags under shade.
2. Remove the tying material (Alkathene) from bud / graft union to avoid constriction.
3. Preparation of nursery area for sowing green manure crops like berseem and apply FYM @ 60-100cft. per kanal to maintain the fertility status of the soil.
4. Arrangement of root stocks / suckers for further multiplication of fruit plants.
5. Irrigate nursery stocks whenever required.

All the orchardists are requested to contact their Horticulture office for any query and feel free to dial 9149665493 for any Biotic or Abiotic disorder / disease in their orchard

Horticulture Information
Publicity Officer Jammu

DIP/J-5247/24

Celebrating unity and reconciliation through art

Rajdeep Pathak

Celebrating unity and reconciliation through art

In a world fraught with divisions, art transcends barriers, builds bridges. "Weaving Life to Weave Peace," underscores this profound connection

In a world often marked by discord and division, art emerges as a powerful medium that transcends barriers and speaks to our shared humanity. It serves as a universal language that unites people in their collective longing for peace, healing, and reconciliation. Against this backdrop, Gandhi Smriti and Darshan Samiti, in collaboration with the Embassy of Colombia in India, recently hosted a poignant exhibition titled "Weaving Life to Weave Peace," an initiative of 'Tejidos Chakana'. This significant event, held shortly after the celebrations of October 2nd – Gandhi Jayanti, and the International Day of Nonviolence – underscores the deep connection between art and the pursuit of harmony in our world. The exhibition vividly highlights the transformative power of creativity as it honours the countless lives lost to conflict in Colombia – and the world per se – a nation that has weathered its share of internal strife and lost countless innocent citizens.

The Colombian artisans, Mateo Perea Bernal and Nancy Gomez presented an extraordinary array of stunning creations crafted with fine stone beads. Each meticulously designed por-

trait serves as a heartfelt homage to politicians, journalists, humourists, social thinkers, and others whose lives were tragically cut short by violence. Another defining moment of the exhibition was the unveiling of a remarkable portrait of Mahatma Gandhi, crafted out of an astounding, over 1.4 million stone beads by Ambassador HE Victor Echeverri of Colombia in India, with flags of both the Nations imprinted through the beads.

This unique piece stands as a testament to the ideals of peace and reconciliation that Mahatma Gandhi tirelessly championed throughout his life. In a touching gesture, it was generously donated to the Gandhi Smriti, serving as a fitting tribute to the legacy of a leader who devoted himself to the principles of nonviolence, till the last breath of his life. 'Tejidos Chakana' is a transformative Colombian initiative rooted in ancestral traditions, using the art of weaving to promote peace and reconciliation. Founded by artisans, it honours indigenous techniques and local materials, preserving traditional craftsmanship while providing a platform for artisans to express their stories of struggle and resilience.

Each handcrafted piece reflects the creativity and strength of a nation recovering from conflict, weaving narratives of hope and unity for a brighter future. At the heart of 'Tejidos Chakana' is the belief that art can bridge divides and foster understanding. The initiative engages diverse communities through workshops and collaborative projects, empowering individuals to reclaim their voices and share their experiences. This cultural exchange promotes dialogue, enabling people to confront their past and imagine peaceful coexistence. Moreover, through vibrant exhibitions, 'Tejidos Chakana' celebrates the artistry and resilience of Colombian artisans, underscoring their vital role in the larger narrative of peacebuilding. The initiative is a testament to the power of creativity in healing communities and fostering social impact.

By promoting dialogue and cultural exchange, the aim is to foster an environment where healing can occur, allowing people to confront their past while envisioning a peaceful coexistence. The story of 'Tejidos Chakana' resonates deeply with Mahatma Gandhi's beliefs, particularly his emphasis on the use of hands, creativity, and self-reliance as essential elements of individual and societal transformation. Gandhi often spoke of the profound connection between manual labour and the soul, advocating for the dignity and significance of work that involves the hands.

He would say, "If I were a poet, I would write poetry on the possibilities of my five fingers". In his vision of education, known as 'Nai Talim' or "Basic Education," Mahatma Gandhi stressed the importance of learning through productive activity, where creativity and craftsmanship were not merely tools for economic independence but essential means for cultivating inner peace, self-reliance, and a deeper connection with one's community. Much like 'Tejidos Chakana,' Mahatma Gandhi viewed the act of creating with one's hands as a form of empowerment, healing, and self-expression. For him, the spinning wheel, or 'charkha,' became a symbol of India's struggle for independence – more than just a tool for producing cloth, it represented self-sufficiency, unity, and the rejection of exploitative systems. By encouraging Indians to spin their yarn and weave their cloth, Gandhi ji promoted the idea that true freedom came from within, not only political or economic autonomy but also spiritual and cultural self-reliance.

In both the Gandhian framework and the 'Tejidos Chakana' initiative, the act of weaving transcends its material purpose to become a metaphor for life itself.

Israel has eliminated Nasrallah's 'successors', says Netanyahu

Jerusalem, Oct 9:
Israeli Prime Minister Benjamin Netanyahu claimed that the country's forces have successfully targeted and eliminated potential successors to the recently deceased Hezbollah leader Sayyed Hassan Nasrallah.

In a video message released on Tuesday (local time), Netanyahu said, "We've degraded Hezbollah's capabilities. We took out thousands of terrorists, including Nasrallah himself and Nasrallah's replacement, and the replacement of the replacement."

Addressing the people of Lebanon, Netanyahu urged them "to reclaim their country from the grip" of Hezbollah. "Lebanon was once known for its tolerance, for its beauty. Today, it's a place of chaos, a place of war," he stated.

Netanyahu attributed Lebanon's downfall to "a

gang of tyrants and terrorists" and specifically highlighted Iran's assistance Hezbollah.

"Iran finances and arms Hezbollah to serve Iran's interests at Lebanon's expense. Hezbollah has turned Lebanon into a stockpile of ammunition and weapons and a forward Iranian military base. Just one day after the October 7 massacre a year ago, Hezbollah joined the war against Israel. It launched an unprovoked attack on our cities and on our citizens. It has since fired over 8,000 missiles at Israel killing civilians without distinctions, Jews, Christians, Muslims and Druze."

"Israel has decided to put an end to this. We've decided to do whatever is necessary to return our people safely to their homes. Israel has a right to defend itself. Israel also has a right to win. And Israel will win," he added. Further, the Israeli Prime Minister emphasised that the Lebanese people stand at a critical crossroad. "Today, Hezbollah is weaker than it's been for many, many years. Now you, the Lebanese people, you stand at a significant crossroads. It is your choice. You can now take back your country. You can return it to a path of peace and prosperity. If you don't, Hezbollah will continue to try to fight Israel from densely populated areas at your expense. It doesn't care if Lebanon is dragged into a wider war," he urged. Netanyahu questioned the value of continued conflict, asking Lebanese parents, "Is it worth it?" He emphasised the potential for a better future, restoring Lebanon to its former tranquillity. "You deserve a Lebanon that is different. One country, one flag, one people. Don't let these terrorists destroy your future any more than they've already done. Stand up and take your country back," Netanyahu said.

He concluded by encouraging the Lebanese people to seize the opportunity "to secure their children's future and to free their country" from Hezbollah's control. year, on October 7 Hamas launched a massive terror attack against Israel killing over 1200 people and holding over 250 as hostages, out of whom around 100 are still in captivity. In response, Israel launched a strong counter-offensive, targeting Hamas units in the Gaza Strip. However, the mounting civilian toll has raised concerns

over the humanitarian situation in the region. More than 35,000 Palestinians have been killed in the conflict, according to the Gaza health ministry.

Drone strikes another arms depot inside Russia, says Ukraine military

Kyiv, Oct 9:
A Ukrainian drone struck an important arms depot inside Russia, the Ukraine military said Wednesday, three weeks after another drone blasted a major Russian armoury and three days after a drone smashed into a key oil terminal in Russia-occupied Crimea.

The Tuesday night strike targeted an arsenal in Russia's Bryansk border region where missiles and artillery munitions were stored, including some that had been delivered by North Korea, a Ukrainian General Staff statement said.

Hugely powerful glide bombs that have terrorised civilian areas of Ukraine and bludgeoned Ukrainian army defences were also kept at

the arsenal, located 115 kilometres (70 miles) from the Ukrainian border, and some of the ammunition was stored in the open, it said.

Striking such arsenals creates serious logistical problems for the Russian army, thus significantly reducing (its) offensive capabilities, the statement said.

Russia is expending enormous amounts of ammunition as it makes its advantage in artillery shells felt on the battlefield in a war of attrition that is approaching its 1,000-day milestone next month.

Its slow but relentless drive deeper into Ukraine's eastern Donetsk region is stretching Ukraine's resources just as some of Kyiv's key Western partners are being distracted by domestic concerns and Middle East wars.

Ukraine is building up its own arms industry, and authorities have identified drones as an important aspect of that. Among the key areas identified are drones for our army, and this should be a supply that not only constantly increases in volume, but also evolves and develops in line with the demands of war, Ukraine President Volodymyr Zelenskyy said in a video address late Tuesday about weapons production. The Russian military has also improved its drones' capabilities and expanded their use. Russian drones targeted Ukraine's southern Odesa region for the third night in a row on Tuesday, injuring five people, regional Gov. Oleh Kiper said.

However, Ukraine's air defences have proved resilient against drones. The Ukrainian air force said Wednesday it shot down 21 out of 22 drones that Russia launched over three Ukrainian regions.

Google Deepmind CEO Hassabis among 3 winners of Nobel Prize in Chemistry

The Royal Swedish Academy of Sciences, which awards the annual Nobel Prizes, announced on Wednesday that the prestigious award in the field of Chemistry has been split between David Baker for his contributions to computational protein design and jointly to Demis Hassabis and John M. Jumper for their work in protein structure prediction.

"The Nobel Prize in Chemistry 2024 is about proteins, life's ingenious chemical tools," the academy said in a statement, while announcing the winners for 2024.

The committee said that Baker had been awarded the Nobel Prize in Chemistry for achieving the feat of designing entirely new types of proteins. Meanwhile, Hassabis and Jumper were recognised for their breakthrough in creating an advanced artificial intelligence model that accurately predicts the intricate structures of proteins. Their model can predict the structure of almost all known proteins.

Hassabis and Jumper's AI model, which is known as AlphaFold2, can be used to predict the structure of virtually all the 200 million proteins. Since its creation, the model has been used by over two million people from 190 countries, the academy said.

About the winners:
Baker, born in 1962 in Washington's Seattle, is currently a professor at the University of Washington. He earned his PhD in 1989 from the University of California, Berkeley and his discovery has innovative applications in various scientific fields.

UK auction house pulls Naga 'Human Skull' from online sale after outcry

London, Oct 9:
A UK auction house has withdrawn a Naga Human Skull' from its lots for a live online sale on Wednesday following outcry in India over the issue.

The Swan auction house at Tetsworth in Oxfordshire had a series of skulls and other remains originating from around the world as part of The Curious Collector Sale, Antiquarian Books, Manuscripts & Paintings. The 19th Century Horned Naga Human Skull, Naga Tribe' was slotted as Lot No. 64 and resulted in protests in Nagaland, led by Chief Minister Neiphiu Rio who sought the intervention of External Affairs Minister S Jaishankar to stop the hurtful sale.

The news of the proposed auction of Naga human remains in the UK has been received by all sections in a negative manner as it is a highly emotional and sacred issue for our people. It has been a traditional custom of our people to give the highest respect and honour for the remains of the demised, said Rio in his letter.He urged the minister to take up the matter with the High Commission of India in London so that steps are taken to ensure that the auction of the skull can be stopped after the Forum for Naga Reconciliation (FNR) raised concerns over the matter.

This piece would be of particular interest to collectors with a focus on anthropology and tribal cultures, reads the description of the auction lot, listed for an opening bid of GBP 2,100 (Rs 2.30 lakh approximately) with the auctioneer's estimate expecting it to fetch as much as GBP 4,000 (Rs 43 lakh approximately).

Its provenance is traced back to the collection of 19th century Belgian architect Francois Coppens.

The FNR asserted that the auction of the human remains contravenes Article 15 of the United Nations Declaration on the Rights of Indigenous Peoples (UNDRIP), which says: "Indigenous Peoples have a right to the dignity and diversity of their cultures, traditions, histories and aspirations which shall be appropriately reflected in education and public information." FNR then contacted the auction house directly to condemn the sale and to call for the object to be repatriated to Nagaland. The organisation is one of many indigenous groups from across the world that is currently in dialogue with the Pitt Rivers Museum in Oxford about artefacts held in the museum's collection.

Laura Van Broekhoven, director of the museum, told the BBC she was "outraged" at some of these items going up for auction. "The fact these objects were taken is really painful, and the fact that they were being.

E-cigarettes is likely to increase blood pressure and heart rate

Washington: Vaping devices and the chemicals they deliver -- increasingly popular among teens -- may damage the cardiovascular system, a study said Thursday, adding to a growing chorus of concern over injury and deaths related to e-cigarettes. The latest findings, published in the journal Cardiovascular Research, come after the US Centers for Disease Control and Prevention last month declared an "outbreak of lung injuries" linked to vaping. "E-cigarettes contain nicotine, particulate matter, metal and flavourings, not just harmless water vapour," senior author Loren Wold of Ohio State University wrote in Thursday's study. "Air pollution studies show that fine particles enter the circulation and have direct effects on the heart – data for e-cigarettes are pointing in that direction." Nicotine, also found in tobacco, is known to increase blood pressure and the heart rate. But other ingredients inhaled through

the vaping may lead to inflammation, oxidative stress and unstable blood flow, Wold said. Ultrafine particulate, for example, has been linked to thrombosis, coronary heart disease and hypertension, among other conditions. E-cigarettes also contain formaldehyde, which has been classified as a cancer-causing agent and associated with heart damage in experiments with rats. Moreover, almost nothing is known about the potential health hazards of flavouring agents that mimic the taste of mint, candy or fruits such as mango or cherry, the study noted. "While most are deemed safe when ingested orally, little is known of their systemic effects following inhalation," the researchers wrote. To assess possible impacts on the heart and vascular system, Wold and colleagues undertook a systematic review of medical literature, which remains thin due to the newness of e-cigarette use. Wold noted that most studies to date have focused on the acute effects of e-cigarette use rather than the risk of chronic use. Also, little is known about the second-hand effects of vaping, as well as exposure to particles lodged in walls, drapes and clothing. Thirty-seven deaths in 24 states have been linked to e-cigarette and vaping products as of October 29, according to the CDC.

There were nearly 1,900 cases of associated lung injury nationwide. In the majority of cases, persons affected also used the devices to consume products containing THC, the psychoactive ingredient in cannabis, raising the possibility that unknown impurities were also present. The CDC discourages non-smokers from starting to use e-cigarettes and suggests individuals trying to kick a tobacco habit use alternatives approved by the US Food and Drug Administration (FDA), such as patches and gums. But the popularity of vaping has skyrocketed since the devices were introduced to the US and European markets just over a decade ago.

Vaping users increased from seven million worldwide in 2011 to 41 million in 2018, according to the World Health Organization (WHO). The products are particularly appealing to young users -- often by design, according to critics. One in four high school students in the United States use e-cigarettes, up more than 15 percent from two years ago, according to the 2019 National Youth Tobacco Study. Use by preteens doubled from 2018 to 2019, with 10 percent of middle school students admitted to vaping. "Adults are beginning to get the message that the full health effects of vaping are unknown, and the risk is potentially very high," said Wold. "My fear is that has not been crystallised in adolescents."

Blood test could help detect breast cancer signs 5 years sooner

Researchers have found that a simple blood test can detect breast cancer up to five years before there are any clinical signs of it.

The blood test identifies the body's immune response to substances produced by tumour cells, according to the research presented at the 2019 NCRI (National Cancer Research Institute) Cancer Conference in Glasgow, UK, on Sunday.

"We need to develop and further validate this test," said Daniyah Alfattani from University of Nottingham in Britain.

"However, these results are encouraging and indicate that it's possible to detect a signal for early breast cancer. Once we have improved the accuracy of the test, then it opens the possibility of using a simple blood test to improve early detection of the disease," she said.

Cancer cells produce proteins called antigens that trigger the body to make antibodies against them—autoantibodies.

The researchers have found that these tumour-associated antigens (TAAs) are good indicators of cancer, and now they have developed panels of tumour-associated antigens that are known already to be associated with breast cancer to detect whether or not there are auto-antibodies against them in blood samples taken from patients.

In a pilot study, the researchers took blood samples from 90 breast cancer patients at the

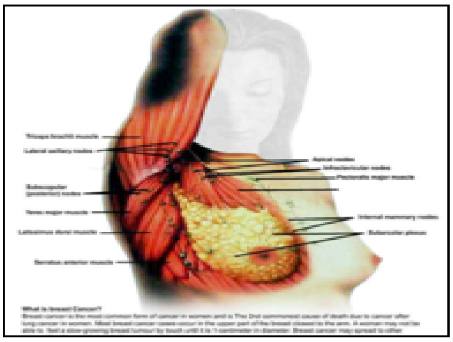

time they were diagnosed with breast cancer and matched them with samples taken from 90 patients without breast cancer (the control group).

They used screening technology (protein microarray) that allowed them to screen the blood samples rapidly for the presence of auto-antibodies against 40 tumour-associated antigens associated with breast cancer, and also 27 tumour-associated antigens that were not known to be linked with the disease.

"The results of our study showed that breast cancer does induce autoantibodies against panels of specific tumour-associated antigens. We were able to detect cancer with reasonable accuracy by identifying these autoantibodies in the blood," Alfattani said while presenting the research.

The researchers identified three panels of tumour-associated antigens against which to test for autoantibodies. The accuracy of the test improved in the panels that contained more tumour-associated antigens.

The panel of five tumour-associated antigens correctly detected breast cancer in 29 per cent of the samples from the cancer patients and correctly identified 84 per cent of the control samples as being cancer-free.

The panel of seven tumour-associated antigens correctly identified cancer in 35 per cent of cancer samples and no cancer in 79 per cent of control samples. The panel of nine antigens correctly identified cancer in 37 per cent of cancer samples and no cancer in 79 per cent of the controls.

The researchers are now testing samples from 800 patients against a panel of nine tumour-associated antigens, and they expect the accuracy of the test to improve with these larger numbers.

"A blood test for early breast cancer detection would be cost effective, which would be of particular value in low and middle income countries. It would also be an easier screening method to implement compared to current methods, such as mammography," said Alfattani.

WEEKLY RNI NO:JK68053/97 | REGD. NO:JK439/22-24

SIGHT & SOUND

epaper web.sightandsoundlyweekly.com

Vol: 14 Issue No. 38 Date: 10 October to 16 October 2024, Rs. 5/- Pages 16

Haryana gave nation's mood, foiled Congress bid to befool people: PM

New Delhi, Oct 9: Prime Minister Narendra Modi said on Wednesday that Haryana polls have given the nation's mood and how it thinks, destroying all attempts by Congress and its "urban naxal" ecosystem to befool voters, and electing the BJP for a historic third term after 10 years of rule.

He was addressing the people of Maharashtra after launching development projects worth over Rs 7,600 crore, via videoconferencing, including the upgradation of Dr Babasaheb Ambedkar International Airport, Nagpur, and the construction of a new Integrated Terminal Building at Shirdi Airport.

The prime minister said Congress tried to spread falsehood among Dalits in Haryana, but the community understood its dangerous game. The Dalits knew that Congress wanted to snatch their share of reservation benefits and distribute them among its "vote bank". The Dalits gave a record support to the BJP in the Assembly election, he said.

Haryana's OBCs are with the BJP today because of the development work under its rule, Mr Modi said. Congress tried to incite farmers but even they knew who had given them MSP on their crops. The state's farmers are happy with the BJP's welfare schemes for them. Congress even targeted the youth and tried to provoke them in different ways. The youth has faith on the BJP for ensuring their bright future, the prime minister said.

The Congress adopted all methods, but Haryana people showed they were unlikely to fall prey to any of their "hatred" spreading conspiracies of the party or its "urban naxals," the prime minister said.

In a major attack on Congress, he said the party has always followed the policy of "divide and rule". It has proved time and again that it is an "irresponsible" party. Congress continues to run new narratives to divide the country and comes up with fresh "formulas" to create divisions in the society. Congress refuses to mend its ways to mislead the nation's voters, Mr Modi said.

Addressing voters in Maharashtra, where Assembly elections are due later this year, he said the Congress formula is obvious: keep the Muslims in fear and convert their vote bank into votes, while not letting the vote bank lose strength.

The Congress party keeps quiet about castes among Muslims, but when it begins to talk about the Hindus, it starts with their castes, he said.

The Congress policy is to make Hindus fight among their castes; the party knows the more the Hindus are divided, the greater will be its advantage, Mr Modi said.

He said Congress wants the Hindu society in eternal conflict so that it could make political capital out of it. Wherever elections take place, it adopts this formula. To secure its vote bank, Congress is trying all ways to spread poison in society. It fights its elections completely on communalism and casteism, he said.

J-K Congress will introspect party's performance in Jammu region: Karra

SRINAGAR, Oct 9: Jammu and Kashmir Congress chief Tariq Hameed Karra on Wednesday said the party would introspect its dismal performance in the assembly polls in the Jammu region.

He also alleged that there were some lapses on part of the administration or some deliberate attempts in the run up to the polls.

"We are very sorry for that, but we will introspect it. But, there are other factors also. There were lapses on part of the administration, or some deliberate attempts – in the last three days all the check-points established by the police were taken off, and the distribution of money and liquor was facilitated," Karra told PTI Videos here.

The JKPCC president along with party's in-charge for J-K Bharat Solanki called on the Abdullahs at their residence here to congratulate them on the win in the assembly polls.

Karra said the mandate of the people was against the BJP's "hate politics and their oppressive policies".

"It is against their divisive policies, hate-mongering, their atrocities on the people at the Constitution, legal, social-cultural, and religion level. People have voted against that," he said.

Karra said the party will be fighting for the restoration of Statehood and "the struggle will now start afresh".

To a question whether there was some discussion over Government formation between the two parties, the JKPCC chief said there have been no talks yet.

Resolution demanding restoration of J-K Statehood will be passed in first cabinet meet: Omar

SRINAGAR, Oct 9: National Conference vice president Omar Abdullah on Wednesday said the NC-Congress Government will pass a resolution demanding the restoration of Jammu and Kashmir's statehood in its first cabinet meeting.

"After the formation of the Government, I hope in the first cabinet meeting, the cabinet will pass a resolution impressing upon the Centre to restore the statehood. The Government should then take that resolution to the Prime Minister," Abdullah told reporters here. He expressed hope that the Government in Jammu and Kashmir will be able to run smoothly unlike in Delhi.

"There is a difference between us and Delhi. Delhi was never a state. No one promised Delhi a statehood. Jammu and Kashmir was a state before 2019. We have been promised the restoration of statehood by the prime minister, the Home Minister and other senior ministers who have said that three steps will be taken in J-K – delimitation, election and then Statehood. "Delimitation has happened, the elections have now taken place as well. So, only the statehood remains which should be restored," he added. Asked how important was the need for coordination between the new J-K government and Centre, the NC leader said nothing can be achieved by having a confrontation with New Delhi.

"Let the government be formed first. This question should be posed to the chief minister. There should be a cordial relationship with New Delhi. My advice to him (CM) will be that we cannot address any issues by having a confrontation with the Centre. "It is not that we will accept the BJP's politics, or that the BJP will accept our politics. We will continue to oppose the BJP, but it is not our compulsion to oppose the Centre," he said. "It will be for the benefit of J-K and for the people of J-K to have a good relationship with the Centre," Abdullah said. "The people have not voted for a confrontation. The people of J-K have voted because they want employment, they want development, they want the restoration of the Statehood, they want to address electricity and other issues and that redressal will not happen by having a confrontation with New Delhi," he added.

Abdullah said the NC would call a meeting of the legislative party on Thursday to start the process of Government formation.